باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی ـ اداره مخطوطات

شماره ثبت: ۳۴۷۴۷

رده‌بندی دیویی: ۱۳۴۴ ف ۷۷۶ ر ۸۹۱/۴۳۹۱۷۱

سرشناسه: رنگین دهلوی، میان سعادت یارخان

عنوان قراردادی:

عنوان: فرس نامه رنگین

کاتب: تاریخ کتابت:

محل نشر: لکهنو ناشر: مطبع منشی نولکشور تاریخ نشر: ۱۹۲۵م و ۱۳۴۴ق

صفحه شمار: ۲۴، ۴ ص مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐

زبان: اردو ابعاد: ۱۷×۲۶ نوع خط: نستعلیق

روش تهیه: وقفی☐ اهدایی☐ خریداری☐ ارسالی☐

توضیحات: افتاده تاریخ ثبت: مرداد ۱۳۸۲

یادداشتها: ۱. معلق: حواشی توضیحی در ارتباط با متن

موضوع(ها): ۱. شعر اردو ـ قرن ۲۰.

شناسه(های) افزوده: الف. خامنه‌ای، علی، رهبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ـ، اهدا کننده. ب. عنوان

فهرستگار: دستمزد. تاریخ فهرستگاری: خرداد ۸۹

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بحسن انتظام مطبوع ہوا

۱۹۲۵ء باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ ۱ جزو ۲ ورق

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره ثبت ۳۳۲۵۷

محمد حسن دهقانپور
مرمت کار کتب خطی

کتابخانه مرکزی آستان قدس

اسم کتاب فرهنگ ناصر زنگی اردو
مصنف
مؤلف
خطی سنگی لکهنو
چاپی
سال چاپ یا تحریر ۱۹۲۵م عدد اوراق
جزء کتب شماره خصوصی
شماره عمومی ۳۳۲۵۷ شماره قبض
واقف تاریخ وقف
طول عرض شماره صفحات

۳۳۷۴۷

… مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ …

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

۱۹۲۵ء

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره ثبت ۳۳۲۵۷

ابجد صنائع ملکین و مکائن فضل و خلائق زمین و زمان نسخہ

فرسنامہ رنگین

۱۹۲۵

در مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بحسن انطباع مطبوع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

سنہ ۱۹۲۵ء

کتابخانہ مرکزی آستان قدس رضوی
شماره ثبت ۳۲۵۷۱

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو خالی ہین اُمین بعض کتب طب اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن مطبوعۂ عالی کی اور کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب مخصوص چوپاؤن اور پرندونکا علاج	
علاج المواشی - انگریزی سے ترجمہ مع نسخہ جات	۰۳ر
علاج احسانی - از حکیم احسان علی -	ے ر
زینۃ الخیل گھوڑون کی خوبی او برائی بالتصویرات واشکال اور اُنکے امراض کے علاج از منشی محمد مہدی دو قسم	
(۱) بالتصویرات رنگین	عہ ر
(۲) تصویرات بغیر رنگ	۱۲ر
فرسنامہ مع علاج الفیل جس مین گھوڑون اور ہاتھیون کے مفصل حالات اور اُن کی قسمین اور رنگ اعضا کی شناخت اور ہر مرض کی دوائین وغیرہ بہت وضاحت سے مندرج ہین مطبوعۂ غیر	۸ر پ
رسالہ تشریح الفرس - مصنفہ راجہ جیسور راؤ صاحب اس رسالہ کے مطالعہ سے ہر شائق گھوڑون کے حسن و قبح کا ماہر بن سکتا ہی - جدید الطبع وجدید التصنیف۔	۲ر پ

نام کتاب	قیمت
کتب مختص بعلاج انسانی	
رسالہ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب	۶/۲ پا ۹
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت -	۰۲ر
رسالہ تعریف النبض - مؤلفہ حکیم مرزا البشیر احمد	۰۲ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب	عہ ر
ترکیب العلاج - مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مؤلفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع -	عہ پ
مفید الاجسام مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مؤلفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر	۴ر
طب احسانی - مؤلفہ حکیم احسان علی	۰۴ر
مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان جاوی طب یونانی و ڈاکٹری	۴ر پ
علاج الغربا - مترجمہ حکیم اصغر علی	۱۰ر
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ عالم فاضل - طب مین نہایت عمدہ کتاب ہے۔	۴ر عہ پ

بمعونت صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان نسخہ

فرسنامہ رنگین

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ مین بحسن انطباع مطبوع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

۱۹۲۵ء

تیجز د ۶ ورق

CENTRAL LIBRARY ASTAN QUDS
FOREIGN SECTION اردو
NUMBER ۲۰۵۴ DATE ۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کی راہ کا وادی نہ کم ہو
رواں تا حشر میرا گر قلم ہو

کہاں قدرت قلم نے اتنی پائی
کہ یہ اُسکی کرے صنعت نمائی

سب اُس وادی میں آ چھپٹا گئے ہیں
فرس کو فہم کے ڈبٹا گئے ہیں

بہت سی سب نے اُسمیں خاک چھانی
وے کچھ اُسکی ماہیت نہ جانی

مری کب حمد کے قابل زبان ہے
یہ خود کیا ہے اور اُسکا کیا بیان ہے

کوئی ہر چند دھیان اپنا لگائے
نہ پاوے کنہ کو اُسکی نہ پاوے

شجر یاں فہم کا پھلتا نہیں ہے
یہاں کچھ عقل کا چلتا نہیں ہے

بھلا ہو ہوش کی کیونکر رسائی
کہ ہے یاں بندگی اور واں خدائی

یہاں جو کچھ کیا ہے اُس نے پیدا
کیا ہے کب کسی پر سب ہویدا

مگر جس کو محمدؐ کرکے بولا
کچھ اپنا اُس ہی پر احوال کھولا

در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

لکھوں نعت اُنکی میں کسطرح ساری
براق ادنیٰ تھا جسکی اک سواری

بڑا ہے عرش سے بھی اُنکا پایا
کہ سب کچھ جنکی خاطر ہے بنایا

بظاہر گرچہ وہ اُمّی تھے لیکن
بھرا تھا علم سے کل اُنکا باطن

وہ باتیں اُنکے تھیں نزدیک آساں
کہ جنکو کر سکے مطلق نہ انساں

بیاں اُنکے کریں کیا تم سے اوقات
یہ الفت اُنکو تھی ہمسے کہ دن رات

جناب کبریا میں کرکے زاری
طلب کرتے تھے آمرزش ہماری

اگر جامی نہوتے ایسے کامل
تو بیشک ہمکو پڑتی سخت مشکل

نبی کتنے گئے اس غم سے روتے
کہا ہے کاش اُنکی ہم امت میں ہوتے

تلف یوں ہو گئی سب اُنکی رقت
بر آویگی مگر عیسےٰ کی حسرت

سراہیں اپنی ہم قسمت کو رنگیں
کہ امت میں ہیں ہم اُنکے بے کہیں

یونہیں بس جا رہتی ہوگی مری فکر
کہ صحابونکا اُنکے میں کروں ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذو الفقار دُلدُل سوار رضی اللہ عنہم

وہ چاروں یار پیغمبر تھے اس طرح
بعینہٖ تجھسے میں کہتا ہوں جسطرح

پیمبر جان تھے اُن سب کی لاریب
وہ عنصر چار تھے ہر چار بے عیب

بری تھے بغض سے اور وہ حسد سے
کہے جو چاہے کوئی اُنکو کد سے

خصوص اُنمیں نبی کا تھا جو بھائی
کہوں کس منہ سے میں اُسکی بڑائی

کہوں وصف اُنکا جو کچھ ہے وہ تھوڑا
کہ دُلدُل جنکے تھا چڑھنے کا گھوڑا

نہیں پاتا ہوں میں اتنا زبان کو
اور اُس اپنی زبان کے میں بیان کو

کہ یہ اُسکا کرے کچھ وصف تحریر
بھلا یہ کیا ہے اور کیا اُسکی تقریر

بیان اُسکا خدا ہی سے ہوا ہے
دیا کچھ مصطفےٰ ہی سے ہوا ہے

غرض جب ہو چکے سارے پیمبرؑ
ہوئے تب خلق میں پیارے پیمبرؐ

سب صحابونکے نیچے یوں ہی بیشک
علیؑ کو جان یکتا اور کر نہ بک بک

کوئی اس بات کو سمجھے کسی طرح
سمجھ ہمنے لیا اس کو اسی طرح

نبوت جو ہوئی آخر نبیؐ پر
خلافت ختم ہے وہ ہی علیؑ پر

بس آگے تو زباں مت کھول رنگیں
یہ ہی جا ہے ادب مت بول رنگیں

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہے تو نے یارب مجھ کو سب کچھ
طلب کرتا نہیں میں تجھسے اب کچھ

مگر اک آرزو میری بڑی ہے
کہ مشکل سخت وہ مجھ پر پڑی ہے

سوا اس کے نہیں اب اور یارا
کہ عرض اپنی کروں تجھسے دوبارا

حواس اور ہوش کو آپ اپنے کھو کر
یہ اب میں مانگتا ہوں تجھ سے روکر

جہاں سے مجھ کو با ایماں اُٹھانا
دگر نہ کچھ نہیں میرا ٹھکانا

الٰہی کر قبول اِس مدعا کو
اجابت کے لگا پر اِس دعا کو

مری یہ عرض ہے اب تم سے یارو
رکھو تم دھیان سے گر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخۂ نادر

تو پھر میں مدعا پر اپنے آؤں
تمھیں اک سرگذشت اپنی سناؤں

فلک کے ہاتھ سے میں تنگ آیا
تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا

خیال آیا کہ یہ دنیا ہے فانی
خدا جانے ہے کے دن زندگانی

عبث لہو و لعب میں یونہیں برات
کروں برباد کیوں اپنی میں اوقات

زن و فرزند سب دشمن ہیں جی کے
نہیں آتا کوئی آڑے کسی کے

الگ ہو جائینگے کھا کھا کے سارے
پڑیگی آفت آ سر پر ہمارے

وہاں حالت بنیگی اور اپنی
کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی

کیا دلکو جو اس سودے نے بیتاب
تو بالکل اُڑ گیا میرا خور و خواب

یہی تھا سوچ مجھ کو کیا کروں میں
گرہ محکم ہے کیونکر وا کروں میں

ہزاروں مشورے دل نے بتائے
ولیکن کوئی مجھ کو خوش نہ آئے

اذیت جب بہت سی پائی میں نے
تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی میں نے

کہ گو رکھتے نہیں کچھ پاس توشہ
پر اب لازم یہی ہے لیجے گوشہ

یہ کہکر گھر سے نکلا بے سر و پا
پھرا مدت تلک صحرا بہ صحرا

کوئی مجھ کو نظر آتا جو انسان
تو رم کرتا میں اُس سے مثل حیوان

کسی جا پر نہ تھا آرام مجھ کو
نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھ کو

رہا مدت تلک یوں خانہ بردوش
مجھے پھر ایک دن جو آگیا جوش

تو میں نے یوں کہا دل سے بہ تکرار
کہ کب تک زندگی سے رہیے بیزار

کہاں تک جوشش مستی میں رہیے
بس اب چلیے کسی بستی میں رہیے

پر اس جا تک جو میرا دھیان پہونچا
یکایک لکھنؤ میں آن پہونچا

میاں مچھو جو یاں اک مہرباں ہیں
وہ اپنے سب طرح سے قدرداں ہیں

محمد بخش نام اُن کا ہے مشہور
میاں مچھو ہے عرف اُنکا بدستور

میاں قادر ہیں اُنکے چھوٹے بھائی
انھوں میں خوبی اُنسے ہے سوائی

خدا اُن کو ہمیشہ شاد رکھے
غم و اندوہ سے آزاد رکھے

یہاں دولت کا ہو ساماں اُنکو
وہاں ہووے نصیب ایماں اُنکو

رہے اُنکو ہمیشہ تندرستی
نہ پھٹکے گرد اُنکے آکے سستی

گئے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو
رکھا لا میرے آگے مال و زر کو

مجھے وہ دیکھ کر ایسے ہوے شاد / کہ پھر مطلق رہا انکو نہ کچھ یاد
رہے آل انکی اور اولاد خرم / رہین خوش وہ نہو انکو کبھی غم
عزیزا صلا نہ رکھی مجھسے کچھ شی / جو ہی تو آدمیت انمین بس ہی
غرض جو انکا تھا سو تھا وہ میرا / نہ تھا کچھ انمین مجھ مین میرا تیرا
بہر صورت مری گردن پہ ہر آن / انھون کا ہی یہانتک بار احسان
کہ اب سر کو اٹھا سکتا نہین مین / یہ سچ ہے واہی کچھ بکتا نہین مین
اٹھاتے تھے وہ ہر اک بات میری / خوشی سے کاٹتے اوقات میری
وہان جو شی مجھے ہوتی تھی درکار / مہیا مین کہے ہوتی تھی سو بار
غرض جبتک رہا مین اس مکان مین / تو گویا تھا بہشت جاودان مین
قضارا ایکدن جو وہ سخندان / لگے پڑھنے اٹھا کر میرا دیوان
فرسنامہ نکل پہلے ہی آیا / نہایت طور اسکا انکو بھایا
زبس گھوڑے سے تھا انکو بہت ذوق / سواری کا بہت رکھتے تھے وہ شوق
لگے وہ مجھسے کہنے ہنسکے یون جی / کہ نثر اسکو کہا ہے تم نے کیون جی
ہماری خاطر اسکو کیجیے نظم / بہر صورت اسے کر دیجیے نظم
کہا مین نے مجھے جتنا تھا معلوم / کیا تھا نثر مین مین نے وہ مرقوم
سو وہ کیا ہی جسے نظم اب کہون مین / الٰہی رم ہے بس اب چپ ہون مین
مگر جب کہا مجھ سے بہ منت / تو کی انکی لئے مین نے یہ محنت
کیا خاطر سے انکی عزم بالجزم / وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم
کبھی ہو رزق کا اسکو نہ توڑا

دربیان وصف اسپان

بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا
پڑھ اول عادیات انکھین بکر بند / خدا نے کھائی ہے گھوڑیکی سوگند
عزیز انکو رکھا ہے مصطفیٰ نے / بہت چاہا ہے انکو مرتضیٰ نے
نہین انسے ہی بہتر کوئی حیوان / جو بہتر ہے تو ہے بس انسے انسان
کرے جو طبع کے گلگون کو کوڑا / وہ سمجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا
جہان مین جس قدر گھوڑے ہین اے یار / تو انکے حال سے ہو جا خبردار
کل انکے عیب کی اک پانچ ہین قسم / سو ہر اک کا بتا دیتا ہون مین اسم
کرونگا پانچ فصلونمین بیان پھر / مفصل تجھپہ تا سب ہو عیان پھر
مقرر عیب گھوڑے کے ہین لاریب / سبے سب عیب ہے بھونری کا ہی عیب
خلل ہے دوسرا بڑھ کر بڑے کا / تو ٹہڑے کا ہے اور وہ موتڑے کا
قباحت تیسری صورت کی ہے یار / کہ ہو دل دیکھتے ہی جسکو بیزار
خلل چوتھا جو ہے وہ رنگ کا ہے

فصل اول دربیان بھونری ہاے پنجہاے مو

بس آگے پانچوان پھر ڈھنگ کا ہے
کرون مین فصل اول مین بیان وہ / کہ جو مشہور ہین سب بھونریان وہ
وہ ماتھے پر ہے بھونری گھوڑیکے ایک / تو بد کہتا نہین کوئی اسے نیک
وگر ہے پاس اس کے دوسری یار / تو لینے کا نہ کر قصد اسکے زنہار
اگر وہ تین یا ہین پانچ یا چار / تو سب کا ایک ہی ہے حکم اے یار
مغل کہتے ہین لیکن انکو خوشہ / نہین لیتے اسے لیتے ہین گوشہ
اسے کہتے ہین دو گر اہل پنجاب / مساوی جاننے پر وہ ہین جہاب
کوئی دیکھو انکو نیچے اوپر کھڑا / یہی کہتا ہے سینگن ہے نہ جلیٹھڑا
کوئی کہتا ہے چھپا سینگن اسکو / کوئی کہتا ہے قینچی انکو خو
کوئی کہتا ہے مینڈھا ہے مقرر / نہ لو اسکو کہ مارے گا یہ ٹکر
کوئی ماتھے مین چتر دیکھ کر یار / کہے ہے مین نہین اسکا خریدار
کوئی عاقل اسے لیوے عجب ہے / کڑھا سینگن یہ آفت ہے غضب ہے
گئی ہے بات نزدیک اپنے یہ چھین / مقرر یار تو جان اسکو سینگن
جھکائے جبکہ نیچے کیطرف کان / تو آجائے وہ نیچے اے مری جان
نہ آوے کان کے نیچے تو ہے اور / اسے کہتے ہین آنسو ڈھال کر غور

فصل اول چھٹا سینگن آنسو ڈھال

سو آنسو ڈھال کچھ ایسا نہین عیب / ولے ہندو سمجھتے ہینگے لاریب
گلے کے نیچے جو بھونری ہو اسکو / کہا کرتے ہین کنٹھی سارے ہندو
اسی بھونری کو خوش ہوتے ہین سارے / مغل ہمیان زر کہتے ہین پیارے
سمجھتے ہین غرض سب لوگ اسے خوب / اسے کوئی نہین کہتا ہے معیوب
وہ خواہی ایک ہو خواہ دو چار / یہی ہے نام اسکا اے مرے یار
پھر اسکے نیچے گردن کے جو ہو پیچ / تو اس بھونری کو سب اشراف در ہیچ
مبارک جانکر کہتے ہین اچھا / سمجھتے ہین اسے دولت کا گچھا
اگر ہے نام سے بھی اسکے کچھ کام / تو سن رکھ دیو من اسکا ہے بس نام
تلے اسکے جو ہو چھاتی کے اندر / تو ہر داول ہے تو اس سے بہت ڈر
اسے سب جی کا دشمن جانتے ہین / وہ ہے بد مین اسے سب مانتے ہین
بس اس گھوڑے کو تو لینا نہ زنہار / بشرطے دیو من اس مین نہ ہو یار
کہ وہ پیدا کرے ہے اس سے صدمین / نہین باعث سے اسکے موتی بدمین
بغل مین جسکے بھونری کا خلل ہے / مغل کہتا اسے گندہ بغل ہے
اسے لیتا نہین وہ دیکے اک ماش / ولیکن وہ مغل جو ہے قزلباش
سوا اسکے مساوی جانتے ہین / نہ خوب اسکو نہ بد ہی مانتے ہین
تلے جو پیٹ کے بھونری ہو چھوٹی / تو اسکو مرتے کہتے ہین کھوٹی
کھڑے اک دم نہین اس پاس رہتے / زبان اپنی مین ہین گومڑ اسکو کہتے
سوا اس قسم کے اور ہے نزدیک / کچھ اس بھونری کی بدمینی نہین ٹھیک
اور آوے تنگ کے باہر نظر جب / تو گنگا پاٹ اسے کہتے ہین وہ سب
نہین رکھتے ہین اچھا نام اسکو / بہت لیتے ہین دیکر دام اس کو
تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہے / تو وہ دونون پہ ہے یا ایک پر ہے
ذرا اس ہوش سے اے مرد کامل / اسے پہچاننا ہے سخت مشکل
جو رخ نیچے کو اس بھونری کا ہو یار / تو کھونٹا گاڑ نام اسکا ہے زنہار
نہ ڈر بھونری سے وہ تو خوب ہیگی / کہون اب اسکو جو معیوب ہیگی
جو منھ اوپر کو ہے تو ہے بری قسم / سمجھ کھونٹا اکھاڑ اسکا ہے یہ اسم
جو ستا بھی ملے تو لے نہ زنہار / برا ہے وہ نہو اس کا خریدار
تلے پر ڈنڈ کے جو ہو بدستور / تو اس گھوڑے کو تو مطلق نہ کر دور
وہ گھوڑا یا کہ اونچا ہے دیا پست / بلاشک جان اسے یہ ہے زبردست
کہون نام اسکا وہ بھونری ہے کھچ تل / جہانتک جی مین آوے اسپہ تو چل
جو جڑ پر بھونریان کانون کے ہون دو / ویا ہون پشت سر پہ انکو خمو
تو نام انکا ہے ابرل انکو پہچان / وگر ہے ایک تو بد اسکو تو جان
اگر بھونری ہے جڑ مین بال کی ایک / تو بس ساپن ہے وہ ہرگز نہین نیک
جو ہے دونون طرف اس سے تو بھاگ / کہ ہے وہ مین کہتے ہین اسے ناگ
جو ہون طاق اکطرف اور اکطرف جفت / تو اس گھوڑے کو تو ہرگز نہ لے مفت
غرض یہ جسکے ہوئین بھونریان طاق / تو اس گھوڑے کو مت لے ہو کے مشتاق
وگر وہ جفت ہین تو اسکو تو لے / فروشندہ جو کچھ چاہے وہی دے
ابلق بھونری کا مین تجھسے کہون ڈھنگ / مبصر جسکو کہتے ہین چتر بھنگ
تجھے سے آگاہ کر دون اس سے پیارے / اسے بد جانتے ہین لوگ سارے
خصوصاً راجپوتون کی یہ ہے چڑ / کہ دیکھ اسکو لگے ہے انکو یہ ڈر
یہ ہے بد مین اسے ہرگز نہ لینا / اسے بستی مین رہنے بھی نہ دینا
نہین پہچانتا کچھ اسکا دشوار / تلے جو زین کے آوے سو ہے بار
برا کہتے ہین اسکو لوگ ڈر کر / جو وہ ہوتی ہے بھونری سالغری پر
اسے بد جانتے ہین خاص اور عام

دربیان عیوب شرعیہ اسپ

وہ بھونری نک اجاڑ ایسی ہے بدنام
شریعت کے بموجب ہین یہ دربد / مفصل تجکو لکھ دیتا ہون بے کد
سو ہے با بین اک اور عیب ہے ایک / رکھو یاد انکو سنکر سب بد و نیک

جو ہی اجل تو ہی بدین لاریب
حدیث انکے تو حق مین ایک آئی
سرایا فصل دویم مین ہویدا
جو سمجھے تو مرے کہنے کو کچھ مال
اگر وہ پھول جاوین تو وہ ہی روگ
انھین کے متصل تو خوب کر غور
ولیکن ہی جو نوک اسمین تو ہی لنگ
یہی کہتے ہین وہ جو ہینگے عاقل
جو ہاتھون کے ہون گھٹنونمین مستور
تلی مین سے جو ابھری ہڈی فی الحال
ولے انگریز کہتے ہین اُسے بد
نہین گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
وہ پیشناک ہی اسے مت جان تو کم
نہین تشناک اسے کہتے ہین گانا
جیے گا جب تلک یون ہی ہیگا
اور انڈے سے زیادہ ہووے یا کم
مسلمان اور ہندو اُسکو ملکر
کہے تو جس طرح مجھ پر عیان ہی
برابر تخم خربزے کے ہو یا کم
نہین کرتے ہین خطرہ کچھ منی سے
سراسر فصل سوم مین یہ تکرار
لگے ہون دانت جسکے حد سے پیارے
ولے کہتے ہین سب اہل بصارت

دگر ہی بدرکابی تو وہ ہی عیب
نہین اور دنکے حق مین کوئی بھائی

فصل دوم در بیان ہڈا و موتڑا وغیرہ

کہون تو موتڑونکا تجھسے احوال
انھین کو موتڑا کہتے ہین سب لوگ
جو نکلے جوڑ مین سے استخوان اور
اُسے تو لیکے ہوگا رسی سے تنگ
کہ ہی بیجا تنا ہڈے کا شکل
اُس گھوڑے سے ابھی تو بھاگ جا دور
تو بیل ہڈی اُسے کہتے ہین دلال
کہ نزدیک انکے ہی یہ عیب بیجا
چکاول ہی بہت کر اُس سے خطرا
جو حق کہنے کا ہی سو کہ چکے ہم
تو اسکا مطلقاً تو غم نہ کھانا
جو دانا ہی اُسے گانا کہیگا
تو اُسکا دلمین تو مطلق نہ کھا غم
کہا کرتے ہین ہیئیہ ای برادر
تبادون مین تھنی ہوتی جہان ہی
جو ہی تو ہی یہی ای یار ہمدم

بموجب شرع کے عیب انکے ہین اور
شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہی

پچھاڑی ہی پاؤن کے گھٹنونکے اندر
جو کم ہو تو نہین ہی عیب چندان
تو اُسکو جان تو ہڈا ہی بے شک
جو ہی ہموار اُسکو جان چپٹا
جو سچ پوچھو تو ہان اپنے بھی نزدیک
سبب ہی یہ کہ اسکو زانوا ہے
اُسے اسواسطے کہتے ہین کم عیب
اگر موٹی ہون بھون ہاتھونکے سم کی
دگر ہی پاؤن کی بھونکا یہی حال
اگر پشتک سے اوپر ہی کچھ اونچا
زبس پشتک سے ہوتا ہی وہ ابھر
جو ہاتھ اور پاؤن کے مٹھونکے اوپر
وہ ظاہر ہین اگرچہ عیب سا ہی
اگر گھوڑا کسی کا ہو تھنی کا
ادھر کو نائزہ کے اور اُدھر کو
نہایت ہی تھنی چھوٹی اگر ہو

نہین کوئی گیا ہی خوب ہی غور
نہین جنکا عمل انکو خلل ہی
بیان ہڈے کا ہی اور موتڑے کا
رگین ہوتی ہین تازی کے تقرر
ولیکن گر بڑی ہون تو ہی نقصان
تو سن ہرگز فروشندہ کی بک بک
بذوق اسکو جہان چاہے تو جھپٹا
نہین کچھ اسمین شک یہ بات ہی ٹھیک
اُسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہے
کہ ہوتی ہی وہ اچھی جلد لاریب
تو گھوڑا اور رکھ اک اُسکی کملی
تو وہ گھوڑا کسی کو مفت دے ڈال
تو کھول آنکھ تو نے کیون ہی موندا
تو وہ لنگڑا انہین ہوگا مقرر
کچھ اونچا سا ہوا اندر اور باہر
یہ باطن مین بہر صورت بھلا ہی
تو کہتے ہین کہ سر کھاوے دھنی کا
ذرا تو غور سے دیکھ ای نکو خو
تو کہتے ہین منی سب لوگ اُسکو

فصل سوم در بیان عیبہاے صورت

بیان اس عیب کا ہی ای مرے یار
شتر دندان اُسے کہتے ہین سارے
کہ یہ گھوڑا کریگا کچھ شرارت

کہ گھوڑا جس سے بدصورت نظر آئے
اگر اونچا ہو وہ ماتھے کا یارو
پریشان گوش ہی وہ ای سخندان

منی کو جانتے ہین کم تھنی سے
بشرطے دیکھے اُسکو صاحب رای
مغل کہتے ہین تسبیح پیشانی اُس کو
کشادہ اور ڈھیلے جسکے ہون کان

اسے سب کہتے ہین اہل ولایت
وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہی کُنڈا
بہت اونچے ہون شانے جسکے حد سے
مبصر مرغ پا کہتے ہین اُس کو
کہے تو تجھکو بھی اُس کو تبا دون
نہ لے سوداگر اُس گھوڑے کو زنہار
وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو مست
بہت سا جس کی ہووے پشت مین خم
اسے کہتے ہین ہندو ہی یہ اچھا
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
چپائی سم اُسے کہتے ہین سارے
سمو نمین جن نسے گھوڑے کے خم ہو
کشادہ رو اسے کہتے ہین دلال
صواب و عیب نگت مین جو ہی یار
ستارہ لوگ کہتے ہین اُسے سب
جواب اسکا بتادین پاؤن مین جو
اگر آنکھون تلک جوڑا ہی قشقا
اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہمرنگ
سفید ایک آنکھ جس گھوڑے کی ہووے
فروشندہ کو سو کے پانچ مت دے
چغر ہر چند باطن مین بھلا ہی
گران یہ ہاتھ آوے تو نہین قہر
ولیکن وہ سفیدی ہو گر حال

کہ ہی مضبوط یہ گھوڑا نہایت
اُسے کوئی نہین کہتا ہے اچھا
نظر وہ دیکھنے مین آوین بدسے
کہ جسکے ہو نہین سیدھے پاؤن دونو
کہا کرتے ہین سب جسکو تبر گون
کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہی تیار
ولیکن ہی وہ چلنے مین زبردست
تو جان اُسکو کہ یکہ کش ہی یہ کم
تو اس گھوڑے کو گنتے ہین وہ کچا
نہین ہوگا کبھی گھوڑا وہ موٹا
کہ جسکے نیلے سم ہوتے ہین پیارے
تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو
کہ پھدرا پاؤنکو چلتا ہی وہ چال

پسند اسکے سوا کرتے نہین اور
کہین ہین تختہ گردن اُسکو لاریب
جو پوچھے کوئی کیا ہی یہ تبانا
بہت سیدھے ہون اور خم اسمین ہو کم
وہ گھوڑا جسکا پچھا ہو نکھونٹا
جو گھٹنے پاؤن کے ٹکرائین باہم
سپاہی کے تو ہی وہ کام کا یار
مغل شب ین پشت اسکو ہین کہتے
لگا ہو پیٹ جسکا پیٹھ سے یار
سمجھ اُس کو تو یہ آہو شکم ہے
ہمیشہ گرم ہوگا کوہ پر یار
بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان
تو اہل ہند اسے کہتے ہین سب عیب

فصل چہارم در بیان الوان اسپان

کہ جو جاوے انگوٹھے کے تلے دب
تو عاقل دھیان مین لاوین نہ اُسکو
تو ہی وہ ماہر و وہ بھی ہی اچھا
تو لینے کا نہ کر تو اُس کے آہنگ
تو لازم ہی کہ مالک اُسکا روے
بہت بدبین ہی صلا نہ تو لے
پہ ظاہر دیکھنے مین وہ برا ہی
ولے برعکس اُسکے ہی تو ہی زہر
تو جان اُسکو بدم کہتے ہین دلال

نہ لے مطلق اسے میرا کہا مان
جو ہی اُس سے بڑا تو ہی وہ ٹیل
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہی
خبردار اس سے رہ ہی عیب بیڈھب
یہ سب کہتے ہین گھوڑا ہی یہ طاقی
یہ دونون سے وہ آدم چشم گر ہی
اگر ہووے سفید ایک ہاتھ دایان
سرک جا پاس سے اُسکے تو کر جست
وہ ہی سب قومونکے نزدیک بہتر

مری بھی چڑھ ہی کرتا ہو نہین جب غور
ولے مطلق نہین مغلونمین کچھ عیب
تو کہہ تو یہ ہی گھوڑا گاؤ شانہ
تو کہیو مرغ پاؤن اُسکو بے غم
تبر گون ہی مقرر نام اُسکا
تو پھر ہی وہ پلچ تو کھا نہ کچھ غم
ولے سوداگر اُسکو لے نہ زنہار
تعجب سے ہین سارے دیکھ رہتے
فلاح اس سے نہو گی تجھکو زنہار
یقین پھر جان رکھ کھاتا بھی کم ہی
بہت چلنے سے ہوتا ہے وہ ناچار
اور اُس گھوڑے کو اپنے خرسمہ جان
مغل اچھا اسے کہتے ہین لاریب
کرون فصل چہارم مین وہ اظہار
نہایت نحس اور بدبین اُسے جان
اُسے لیلے نہین کچھ اسمین ہل چل
ولے باطن مین وہ بیشک بھلا ہی
مبصر لوگ اُسے کہتے ہین عقرب
رکھیگا کچھ نہ اُسکے گھر مین باقی
تو مطلق اُس سے مت ڈر وہ چغز ہی
تو لیں گلدست جلنے اُسکو نہان
حذر کر اُس سے وہ گھوڑا ہی چپیت
سنا ہی مین نے لوگون سے مکرر

ولیکن جو مغل ہے اہل ایران / یہی کہتا ہے اُس کو دیکھ ہر آن
برو کاین اسپ پیتل نابکارست / نمیگیرم کہ با با خال دارست
کسی کا پانون گر ہووے سفید ایک / تو اُسکو بھی نہ جان اے یار تو ٹھیک
نہین ہے داہنے بائین کی کچھ قید / برابر ہے نہ رکھ تو اس سے اُمید
اُسے پہچانتے ہین لوگ سارے / بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
سبب ہے یہ کہ ارجل ہے وہ کمبخت / نہ لے اسکو کہ بس یہ عیب ہے سخت
کہے گر کوئی اگر تجھ کو اے جان / جواب اسکا ہے ماتھے پر تو مت مان
پیمبر نے کہا اس کو برا ہے / اب اُسکے عیب مین تکرار کیا ہے
اگر ہے شور گھوڑا یا کہ سنجاب / تو سارے اہل ہند اور اہل پنجاب
برا اُسکو نہین کچھ جانتے ہین / ولیکن اہل ایران مانتے ہین
وہ کہتے ہین یہ اس خاطر برا ہے / یزید اس رنگ پر اکثر چڑھا ہے
جو آوے رنگ مین گھوڑے کے تکرار / تو کہ سب سے کمیت اچھا ہے یار
اگر ہے خنک تو کیا تجھکو غم ہے / سمند اچھا ہے گو پر اُس سے کم ہے
مبصر جتنے ہین کہتے ہین وہ یون / کہ ہے بعد اسکے ابرش اور کانون
اور اسکے بعد پر ابلق ہے اور بوز / ولیکن بوز وہ جو ہو قرہ قوز
ہے اُس کے بعد مشکی اور قلا / اتر دونون سے ہے گر اور سبزا
سرنگ اُن سب سے گو کچھ دور ہے / نمو اُس سے لوہر شہرغہ کرے ہے
کم ان سب سے ہے چکلیان اور چال / نہین ہین بعد انکے اور کچھ مال
سنو اب فصل پنجم کا بیان ہے / بتاؤن جس طرح مجھ پر عیان ہے

فصل پنجم در بیان عیوب خمسۂ مشہور

غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب / بیان اس فصل مین اُنکا ہے لاریب
وہی ہوتا ہے کہنہ لنگ گھوڑا / کہ جو کرتا ہے اول لنگ تھوڑا
چلے جب تک کہ وہ گھوڑا بمنزل / تو ہے پہچاننا سخت اُسکا مشکل
خدا نا کردہ کر کمری ہو گھوڑا / تو ہانک اونچے پر اسکو کرکے کوڑا
چڑھے گر صاف تو کمری نہین ہے / جو ہے برعکس اسکے تو یقین ہے
دیا باندھ اُسکو لیکر تھان پر یار / رہ اُسکے پاس بیٹھا شب کو بیدار
اُٹھے گر بیٹھ کر وہ صاف تو لے / دگر برعکس ہو تو پھیر ہی دے
یقین جان اُسکو جو گھوڑا ہے لگخور / تو بس وہ سارے گھوڑون سے ہے کمزور
بہت جو کھائیگا سو ہو گا موٹا / وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
کوئی سودا اگر اسکو لے کہین جاے / ولے لگخور سے ہرگز نہ پھل پاے
نہین لگخور کی کچھ اور پہچان / وہ کم کھاتا ہے پہچان اُسکی ہے جان
مگر کرتا ہے چھوٹی چھوٹی جو لید / اُسے کہتے ہین لین ہے جنکو فہمید
کہ یہ گھوڑا مقرر ہو گا لگخور / یقین یہ ہے کہ ہوگا سب سے کمزور
اگر ہے کوئی دندان گیر گھوڑا / تو وہ گھوڑو نہین ہے بے بیر گھوڑا
کرون پہچان کیا مین اُسکی مرقوم / وہ خود ہو جاویگی اکدم مین معلوم
نہین چھوٹیگی خو اُسکی یقین ہے / بجز مرگ اُسکا چھٹکارا نہین ہے
بدی سب اختہ ہونے سے جاتی / مگر جڑ کاٹتا ہے عیب ذاتی
زیادہ اور ہو جاتا ہے اے یار / مکرر آزمایا بلکہ سو بار
نہ پوچھ اب مجھسے تو شبکور کیا ہے / یہی پہچاننا شبکور کا ہے
کہ گل شبکو ڈال اک اُسکے آگے / وہ گھوڑا دیکھکر اسکو جو بھاگے
تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہے / نہ بھاگے اُس سے ڈر کے تو یقین ہے
اگر تاریک شب ہے اے برادر / تو ڈال آگے سفید اک اُسکے چادر
انھین دو لال کہتے پنج ہین عیب / نہین شک اسمین یہ ہین عیب لاریب
انھین عیبون سے پھرتا ہے گھوڑا / بہت انھین سے ہو یا ہووے تھوڑا
ہے گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا / جو پوچھے تو بتاؤن ہے کہان کا

بیان جاہاے اسپ خوب در ہند

سرے تک بھیم اتھل کا ہے گھوڑا / کہ چلتا ہے بہت کھاتا ہے تھوڑا
اگر کر اُس سے ہے بہر کاٹھیاوار / نہین ہے جسکے آگے کوئی سی آڑ
کہ اس سے ڈھل کے پھر جنگل کا ہے / بہ نسبت اُسکے پھر جو ہے سو خر ہے

در بیان شناخت سن وسال اسپ

ادھر کو گوش دل سے جو کرے کان / تو بتلاؤن اُسے دانتون کی پہچان
ہر اک کے دانت ہوتے ہین مقرر / تلے چھ اور چھ ہوتے ہین اوپر
سپید ہوتا ہے جبتک دانت کچا / تو گھوڑا تب تلک ہوتا ہے بچا
جہانتک ہین مبصر اے خردمند / اسے سب دیکھ کر کہتے ہین یکدند
جب اُسنے بیچ مین کا دانت توڑا / مقرر تب وہ یک ہوتا ہے گھوڑا
وہ دو جب توڑتا ہے پاس کے اور / تو کہتے چار سالہ اُسکو ہین کر غور
گرین کونے کے جب دانت اے سخن سنج / تو لازم ہے کہے تو اُس کو ہے پنج
اُسی ہنگام مین جو پہ کے نزدیک / نکلتے چار دانت ہین گول باریک
نہین ہوتا ہے کچھ اُسمین کم و بیش / مبصر لوگ اُسے کہتے ہین پھر نیش
پر اُسکے بعد تو اے صاحب راے / سیاہی جس قدر دانتون مین کم پاے
قیاساً اُس سے تو دریافت کرین / نہین معلوم ہوتے اُس سوا دن
سیاہی چاٹ جاوے جب وہ ساری / نصیحت یاد رکھ یہ تو ہماری
کسی کو تیرے کہنے سے ہو گر رنج / تو کہ بے خطرہ یہ تو ہے ملے شش پنج
پھر اُسکے نیش اور دانتون پہ کر دھیان / پڑا ہو فرق جتنا اُسمین پہچان
جو کوئی پوچھے عمر اُسکی ہے کتنی / تو تخمیناً دہین کہ دے کہ اتنی
پر اُسکی دونون آنکھون پر تو کر دھیان / گھسے ہین بال اُن جا کے تو یون جان
کہ بوڑھا ہے نہایت ہی یہ گھوڑا / وہ نادان ہے کہے جو اسکو تھوڑا
ولے جب ہو گیا گھوڑا ملے پنج / تو پھر پہچاننے مین اسکے ہے رنج
سن اُسکا کوئی پا سکتا نہین ہے / مبصر بھی بتا سکتا نہین ہے
جو رائج اس زمانے مین تھین باتین / سنا دین مین نے اُنکی تمکو گھاتین
سوا اسکے جو ہین مجمل ہین وہ سب / کوئی انکو برتتا ہے نہین اب
اسی خاطر کیا مین نے نہ مرقوم / وگرنہ وہ بھی تھین سب مجھکو معلوم
ضروری تھی وہ جو بات بھائی / تمھین مین نے مفصل کہہ سنائی

در بیان بیاری اسپان و معالجہ آنہا

علاج اب مجھکو ہین جو کچھ کہ معلوم / سو وہ یک نسخت مین کرتا ہون قوم
ولیکن ہے یہ میری شرط اے یار / کہ رہ دائم دوا کرنے مین ہشیار
نظر کر جس قدر چھوٹا ہے گھوڑا / مصالح اُسکو دے اُتنا ہی تھوڑا
غرض چھوٹے بڑے گھوڑے کو پہچان / ولے ہر وقت موسم پر بھی رکھ دھیان
نہ جا ایک ہی کی فکر مین غرق / ہمیشہ ترکی و تازی مین کر فرق
مزاج ہر ایک کے گھوڑے کا ہے اور / تجھے لازم ہے تو کرتا رہے غور
ضرور اس فن مین تجہ ہے صلاحیت / کہ اک من علم ہو اور عقل دس من
مبصر ہین بیان جو جو صفت اُنکا کرتے / کہ نسخے کو جو موقع پہ برتے
ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال / نمایان جابجا صورت سے ہے فی الحال
ولیکن طول دے دے کر یہ ایجاد / بہت سا لکھ گئے ہین اگلے اُستاد
سو آیا فہم مین ہے وہ بہت کم / مکرر کر چکے ہین امتحان ہم
سپاہی زادہ ہے از بسکہ احقر / رہا ہے تجربہ کرتا یہ اکثر
سو کچھ کچھ اُسکا کرتا ہے بیان یہ / کہ ہو جاوے ہر اک پر عیان یہ
بتانا لید اور پیشاب سے یار / سمجھ جاتا ہے ہر اک دکھ کو ہشیار
چہارم وضع سے ہوتا ہے معلوم / ولیکن ہو نہین سکتا ہے مرقوم
اسے کہتے ہین عاقل علم سینہ / لکھا جاتا نہین ہے در سفینہ
بتانا آنکھ کے کوئے کا ہے نام / بتانا اُسکو یون میرا ہی تھا کام
بتانے کی جو رنگت ہو گلابی / تو یہ سمجھے نہین ہے کچھ خرابی

اگر آنہین سفیدی فی المثل ہی
ولیکن ہووے ادرک دو ٹکے بھر
ولیکن یار اتنا کام کرنا
اگر قدرے بتانے مین ہو زردی
وے اس بات کو مت بھول جانا
پھر اُسکو تھوڑے آٹے مین ملا کے
دیا دینے لگے جب اُسکو دانا
اگر ہون سرخ گھوڑے کے بتانے
سر شام اُس مین سے لے پانچ تولے
اُسے دے ترپھلا ای یار تب تک
اگر حد سے زیادہ ہووے لالی
بتانے کی ہے حتی کا ہی بھید
اسی صورت سے کر پیشاب پر دھیان
وگر ہے زرد اور گاڑھا ہے بھائی
وگر جانے سیاہی پہ ہے وہ خون
سپید اُس مین ولیکن ہو وہ زیرا
اگر کرتا ہے بیلی لید گھوڑا
کہا تو مان میرا گر ہے دانا
دلے دو پیسے بھر ہوئین سنبری
تو دے اُسکو فقط سنبری کی لکڑی
دیا تو مان اب میرا کہا لے
کتیرے کے برابر بیل گری ہو
کھلا آدھی سحر اور نصف دے شام

تو جانے یہ کہ سردی کا خلل ہی
کھلانا پر اُسے دانے کے اوپر
زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
تو یہ جانے یہ بادی سے ہے سرخی
کہ مرچین پہلے پانی سے کھلانا
کھلانا دو ہین دانے کو کھلا کے
تو اسمین بیج سوے کا ملانا
تو بس گرمی ہوئی ہے اُسکو جانے
کسی مٹی کے باسن مین بھگو دے
خلل وہ دور ہو جاوے نہ جبتک
اسی لالی مین تپتی ہو وے کالی
کہ مین اُسکے جگر مین پڑ گئے چھید
جو ہو رنگت سفید اُسکی تو یہ جان
تو بادی کی اُسے تو دے دوائی
تو بس گرمی ہے اُسکو حد سے افزون
مری اس عرض کو کرنا پذیرا
تو دانہ ہضم اُسے ہوتا ہے تھوڑا
نہ دے ہرگز کئی دن اُسکو دانا
کہ ہے اُسکی دوا کا بس یہی جی
کہ جاوے تین دن مین اُسکا پیچ جی
منگا اک چار پیسے بھر حنا لے
غرض سوکھی ہوئی ہو یا ہری ہو
کہ ہو پیٹ اُسکا بند ای نیک فرجام

اگر سردی ہوئی ہو اسکو بیشک
دیا دو تین دن دینا چھوارے
دیا دینا اُسی صورت سے بادام
ملا کر موٹھ کے آٹے مین خالی
دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ لیجو
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم
مساوی ترپھلا جو کوب کر کر
سحر پیش از نہاری وہ کھلا تو
دیا اک کوڑی بھر نیل ای دل افروز
تو اُس گھوڑے سے تو مایوس ہونا
خلل چتی کا ہی ہر چند تھوڑا
کہ سردی کا نہایت اُسکو ہی زور
اگر ہو سرخ تو بادی کا ہی طور
کئی دن ترپھلہ دے اور کتیرا
کھلانا ترپھلے کو سب بہ تکرار
نہایت اُسمین آتی ہو گی بدبو
مصالح دے کئی دن اُسکو پیہم
وگر ہو چشمۂ جاری کے مانند
چھٹانک اُسکو وہ دینا ای خردمند
منگا دو پیسے بھر بھر تو کتیرا
وہین اسکو کوٹ اور چھان باریک
اگر ہو لید مین چکنائی بھائی

تو بس دو چار دن دے اُسکو ادرک
کہ تا سردی کو گرمی اُسکی مارے
کہ تا ہو جاوے اُس سردی سے آرام
اُسے دس بیس دن مرچین دے کالی
ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو
قیامت ہو گی دیگا گر زیادہ
یہی دس پانچ دن تک دیجو پیہم
کسی تھیلی مین رکھ چھوڑا تپی بھر کر
پھر اُسکے بعد بس منزل کو جا تو
پلا پانی مین اُسکو ایک ہی روز
اور اُس کی زندگی سے ہاتھ دھونا
وے مطلق نہین بچتا ہے گھوڑا
وہی گرم اُسکو چیزین دے بدستور
علاج اُس کا لکھا ہے پہلے کر غور
مساوی وزن مین ہو اُسکے زیرا
لکھا ہے پہلے دیکھ ای مرد ہشیار
کبھو جو غور سے سونگھے اُسے تو
کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم
چلے پیٹ اُسکا پچکاری کے مانند
کہ تا کھاتے ہی اُسکا پیٹ ہو بند
پر اُسمین ایک ماشہ بھر ہو زیرا
پھر اُنکو گوندھ کر پانی مین ٹھیک
تو اُسکو آنو ہووے اُسکو لائی

بتانہ سردی ۱۲
بتانہ بادی ۱۲
بتانہ گرمی ۱۲
بتانہ خالدار ۱۲
پیشاب ۱۲
لید ۱۲

اُسی گھوڑے کو کیجو بھائی موٹا
بچھڑے کو کیا چاہے جو تیار
پکا کر کھانڈ شیر اُسمین ملاوے
وے دینا ہمیشہ مرچ کالی
کہ کالی مرچ پیسے چار بھر لے
جو چاہے گھوڑا موٹا ہووے جلدی
سحر کو آدھ پاؤ اُسمین سے تولے
پھر آٹے مین بھگو رکھ تو اسی دم
کرے پھر سیر بھر کی روٹیان چار
ولیکن گوشت دل سے جن ای سعد
تو دے اُسکو خوید ای مرد ہشیار
پہر بھر بعد پھر تازی ہی وہ آئے
پہر بھر بعد جو سائیس آوے
غرض کرتا رہے یون چیتے بٹے
پر آدھے سیر سے ہووے نہ گھی کم
وے باندھ ایسی تاریکی مین ای یار
کرے ذرات مین جو لید پیشاب
نہ ہو چلتے تلک اُسمین سے کچھ کم
عوض دانے مین اُسکو کرکے دے یہ
کیا ہے اس کی خاطر اُسکو تحریر
تو دے اُسکو سہاگا بھون کر روز
سہاگا دے اُسے یک چند سطرح
یقین ہے پھر رہے عیبون سے وہ پاک

دربیان ترکیب تیاری بچھڑہ وغیرہ

تو سن ترکیب اُسکی مجھسے ای یار
پلا پانی کو اُسپر سے کھلا دے
نہین ہے خوب دینا کھیر خالی
پھر اسکو اک ذرا جو کوب کر لے
تو دے چالیس دن آٹھ پہری ہلدی
بھگو خالص اُسے تو دودھ مین دے
بڑھا تو پاؤ بھر تک اُسکو کم کم
وہ یک کر ہو چکین جسوقت تیار
بدستور اُسکو بھی پانی کے دے بعد
کہ تا بے انتہا ہووے وہ تیار
کہ رہکر دیر تک کڑوی نہ ہو جائے
تو پہلے سیر بھر بھر کر کھلاوے
کہ تا رہنے نپا دین دانت کھٹے
مفصل سب جتا تجھکو چکے ہم
خجل ہو دیکھکر جسکو شب تار
ملین اُسکے بدن پر اُسکو جب اب
تو اُسکی دیکھ تیاری کا عالم
یونہین گرمی مین تو شام و سحر دے
خصوصاً ترکیون کی ہے یہ اکسیر
دلے دو تین ماشے ای دل افروز
کر اُسکے داغ چارون بند سطرح
رکھے خوش تجھکو ہونے دے نہ غمناک

منگا بازار سے دس سیر لے شیر
جہانتک چاہے یونہین دیجیو یار
دلے ہے مرچ کے دینے کا طور
ملا کر تھوڑے آٹے مین کھلا دے
منگا ہلدی کو اور جو کوب کر رکھ
سحر کو دوسرے دن ملکے ساری
چنے بھنوا کے کر پسوائے باریک
ملائے سیر بھر دودھ اُسمین کھانڈ
جو چاہے اتنا گھوڑا بوجھ اُٹھلاوے
پڑے جب کھیت مین جن کے تلے ایک
تھلکے کھانے سے لیکن جب وہ حیوان
کبھی اک پاؤ بھر ادرک ملا دے
تکلف یہ بھی گر چاہے تو کر دے
نہ دینا پر اُسے زنہار دانا
چراغ اُسمین جلے دن رات لیکن
نہ پھیرین خرخرہ اُسپر نہ ہتی
چنے اور جو مساوی جو بھنا دے
سمجھیو مت تو اُسکو یہ غذا ہے
بچھیڑے کو اگر چاہے تو لا ریب
مدام اُسکو پلا پانی کے ہمراہ
کہ دن چار اُسکی دست و پا کے اندر
جو چاہے بوڑھا گھوڑا ہووے تازہ

سواری کا نہ ہووے جو کہ ٹٹا
گیہون و دال اسمین پھر جو کوب اک سیر
نہین تعداد کی کچھ اُسکے تکرار
اسے تو پڑھکے اپنے دل مین کر غور
پھر اسکو شوق سے پانی پلا دے
کہین پھر ڈھانک کر گوشے مین دھر رکھ
کھلا کر پھر کھلا اوپر نہاری
اور اُسکو خوب گوندھوا کر ٹھیک
کہ ہو چالیس دن مین انڈ کا سانڈ
کہ وہ مطلق بھی پہچانا نہ جاوے
کھلانا اُسکا تب گھوڑے کا ہے نیک
کھلاوے تب اُسے گلیا کے انسان
دیا اتنا ہی لہسن سنبر دے دے
کہ ٹھٹی تھوڑی گھی مین کرکے تر دے
کہ سم ہے اُسکے حق مین اُسکا کھانا
رہے اس خانۂ تاریک مین دن
چھڑا دین میل کچھ مطلق نہ اُسکی
اور اُنکا موٹا آرد وا پسا دے
غذا ہے پر یہ گرمی کی دوا ہے
کہ پھر مطلق نکالے وہ نہ کچھ عیب
ہوا بالقصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اک دو دو خط گھٹنون کے اندر
تو کٹے بیل کے دے اُسکو بابا

ترکیب دانہ ۱۲
مرچ سیاہ ۱۲
زرد چوب ۱۲
آرد وا ۱۲
ترکیب پروردن بچھڑا ۱۲
داغ چار بند ۱۲
جوان کردن اسپ ۱۲

بیان ہشت اقسام بیماری و کرکری و علاج آن
علہ کرکری اول — علہ کرکری دوم — علہ کرکری سوم — علہ کرکری چہارم — علہ کرکری پنجم

نہ ہو معلوم گر اُس کی تجھے راہ
تو مین کر دون تجھے ای یار آگاہ

منگا کر ایک کلا بھل بھلا کر
پھر اُس کا گوشت ہڈی سے جدا کر

چھڑا دے گوشت اور بھیجے کو ملکر
کہ ہو جاوے حریرہ سا وہ گل کر

بہت سا دیگچے مین پانی بھر تو
اور اُس کے نیچے مدھم آنچ کر تو

وہ چکنائی جو آتی جاے اوپر
اُسے لیکر اک باسن کے اندر

مہیلے مین ملا کر خوب سب کو
کھلا پانی کے اوپر اُنکو جو

کرے اک پانچ دن یونہین جو پیہم
تو قوت ہو نہ اُسکی سال بھر کم

اگر اس سے زیادہ تو کھلاوے
تو پھر اُس کا بہت سا خط اُٹھاوے

وہ شی ہین آٹھ گن انکو نہ تھوڑا
کہ جنسے بیٹھتا اُٹھتا ہی گھوڑا

بیان ہشت اقسام بیماری وکرکری وعلاج آن

جہان مین نام اُسکا کرکری[1] ہی
وہ بیماری نہایت ہی بری ہی

سو اُسکے دھیان مین رکھ آٹھ ہین طور
ولیکن شرط ہی ہر ایک پر غور

تنے ہی دمبدم گھوڑا جو اک چند
تو یہ تو جان رکھ پیشاب ہی بند

تو اُسکے نائزے مین مرچ کر لال
کہ وہین ڈال دے پیشاب فی الحال

وہ بال اُسمین باندھ اک کر کے تدبیر
نکلنے مین نہ ہوتا اُس کے تاخیر

رکھے شورے کی تپی خوب سی چاب
رکھ اُسکی فرج مین تا کر دے پیشاب

جو گھوڑی ہو تو رکھ دے بے تحاشا
تماشہ یہ دوا بھی ہی تماشا

دیا بیری کی تپی خوب سی چاب
رکھ اُسکی فرج مین تا کر دے پیشاب

دیا صابون کا رکھ شافہ بنا کر
کہ پیشاب اس سے بھی ہوتا ہی کھلکر

دیا اک آدھ سیر اک تیل لیکر
پلا نتھنون کے اندر اُسی پر زور

دیا جون کا نمین دے ڈال اک دو
تو اُنسے بھی یقین ہی فائدہ ہو

کرے گر یہ دوائی کچھ برائی
تو پھر بازار سے منگوا لے ای

بنا پانی مین اُسکا سر بسر لیپ
اور اسکا اُسکے فوطو نپر تو کر لیپ

وہ گھوڑا ہووے پھر مطلق بیتاب
یقین ہی وہ کرے اک دم مین پیشاب

رہی اک بات اب تجھکو بتانی
کہ دو لوٹون مین بھر کر صاف پانی

کھڑا ہو ساغری کے پاس جا کر
گرا لوٹے سے پانی کو زمین پر

اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجائے
کہ گھوڑا اتن کے تا پیشاب ڈالے

اگر گھوڑے کی سمجھے بند ہی لید
تو کر سالوتری کی جا کے تقلید

منگا کر چار پیسے بھر گڑ اکو
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو

دیا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
دو چند اُسمین برا نا گڑ ملانا

ملا کر ہینگ بھی اک پانچ ماشے
کھلا کر دیکھ قدرت کے تماشے

ولیکن ہی ضرور اتنی بھی تاکید
رہے وہ قائزہ جبتک کرے لید

جو گھوڑا لوٹ کر نعلو نمین جھانکے
دو یا ہر لحظہ مضطر ہو کے کانکھے

تو ہی وہ باد سواتنا تو پہچان
کہ جس سے کرکری[2] کرتا ہی چیلن

شتابی جا کے لہسن پیسے بھر کے
مہیا دکنی مرچین لال کر لے

کچل کر بس کھلاوے اُنکو جو
یکایک کرکری ہو آوے جسکو

دیا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
برابر چھال پیپل کی ملا تو

پلاوے چھان کر نا لو نمین بھر بھر
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اُسے کر

یقین ہی خوب ہو جائے وہ گھوڑا
نہ ہو پھر پیٹ مین اُسکے مروڑا

مروڑے لوٹ کر جو دم کو مارے
تو بدلو جس سے چاہے اُس ہارے

کہ اُس سے یون گیا ہے ڈر و بچ کیا
نکار و دے مین ہی جا جسکا بیٹھا

شتابی دودھ لا تو ایک آثار
اور اسکا نصف گھی لا انچھر یار

اُسے گھلا کے تو اُسمین ملاوے
پھر اُسکو نال مین بھر کر پلاوے

اٹک کر وہ نہ چھٹتا تھا جہان سے
سو دہنیت سے چھوٹیگا وہان سے

نہین ہاسکے سوا اُسکی دوا کچھ
اگر بخشے خدا اُس کو شفا کچھ

کرے[5] دم بیٹھ اور لوٹے جو گھوڑا
تو گڑ اُسکے لگا تا لو مین تھوڑا

کہ تھا جو بعد کھانا اُسکا معمول
سو ہی وہ بعد کھانے کو گیا بھول

ہلیگا منہ وہ گڑ سب ہوگا پانی
اُسے یاد آئیگی وہ باد کھائی

سہاگا بھون کر یا پانچ ماشے
پلا پانی مین دیکھا اسکے تماشے

کہ چھوڑیگا وہ پیہم سیکڑون گوز
یقین ہی خوب ہو جائے اُسی روز

اگر پوچھے کوئی کتنا ہو پانی
تو کہ اک پاؤ بھر ای یار جانی

دیا اک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی
انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی

اسے دے قائزہ کی طرح ای یار
کھڑا کر تھان پر اُسکو گھڑی چار

کہ تا وہ اپنے منہ کو جو ہلاوے
اسے وہ باد کھانی یاد آوے

علہ کرکری ششم

نہ ہو گر کچھ سبب اور گھوڑا لوٹے
دیا ہر لحظہ گر کر لوٹے پوٹے

تو جھک کر اُسکے فوطو نپر تو کر دھیان
جو ہون وہ سخت اور سوجے تو پہچان

کہ پر دا ہو گیا تھا اُسکا بودا
سو پھٹ کر آ گیا ہی اُسمین رودا

وہین کر ڈال اختہ اُسکو فی الفور
نہین اسکے سوا اُسکی دوا[5] اور

ولے کر پہلے لیجو آنت اندر
کہ ہی خطرہ رہیگی گر وہ باہر

نہ ہوان چھ مین گر کوئی مقرر
اور اُٹھے بیٹھے گھوڑا ہو کے مضطر

تو پھر یہ جان منہ چھوٹا ہی بٹ کا
کوئی سدا بڑا ہی اس مین اٹکا

منگا بکری کے کلے پائے اک چار
پکا کر اُنکو کر جلدی سے تیار

طرح اُسکی بتائین تجھکو اب ہم
نہ ہو پر شور یا دن اسیر سے کم

وہ سارا لبدڑا اُسکو تو پلاوے
کہ تا اُسکو وہان سے وہ ہلاوے

پھسلنا اُن بغیر اُسکا ہی مشکل
اُسی خاطر تو اکثر مرد عاقل

بہت سے گھی کو اپنے ہاتھ مین مل
پھر اُسکی ساغری کو کر کے اٹکل

چلا دیتے مین اپنا ڈھنڈ تک ہاتھ
لے آتے ہین اُسے پھر ہاتھ کے ساتھ

ولیکن اس مرض مین جو ہین دانا
نہین دیتے ہین وہ گھوڑے کو دانا

مگر دیکھا ہی مین نے اس مین اکثر
کہ مر جاتا ہی یون گھوڑا مقرر

دیا لا نرکچور اک پاؤ بھر یار
اُسے کر کوٹ کر باریک تیار

کھلایا کر یون ہی تو اُسکو ہر روز
وہ ہو جب تک کہ اچھا ای دل فروز

مرے اک مہربان نے تھا بتایا
اُسے مین نے بہت ہی آزمایا

علہ قولنج

اگر اُسمین سے ہو کوئی نہ ہی جان
تو پھر قولنج ہی تو اُسکو یون جان

منگا دو سیر دودھ اور گھی چہارم
ملا دونون کو مت کر عقل کو گم

ذرا گھوڑے کے منہ کو تو اُٹھا کر
سٹرک جا نال سے اُسکو پلا کر

ملا نصف اُسمین آٹا موٹھ کا خام
اُسے دے نصف صبح نصف دے شام

نہ ہو گر جاری اُسکا پیٹ یا گور
تو اتنا ہی پلایا کر اُسے روز

دیا چار و نطرف سے خوب داغے
شکم پر اسکے آگے نائزہ کے

تو اس سے بھی اُسے ہو تندرستی
زیادہ اس مین ہو آگے سے چستی

ولے اس داغ مین اتنی ہو جا یار
کہ سمجھے اک کف دست اُسکو ہشیار

علہ چاندنی زدہ

یہی پہچان ہی قولنج کی جان
کہ ہین فوطے اُترتے چڑھتے ہر آن

وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا
بچے گر چاندنی کا کوئی مارا

علاج اُسکا بتاؤن تجھکو بیداد
بشرطیکہ اُسکو تو سنکر رکھے یاد

غرض گھوڑے کا منہ جبتک کھلا ہی
تو تب تک اس مرض کی یہ دوا ہی

مری تقریر پر رکھ اک ذرا گوش
منگا اک مرغ کو پانی مین کر جوش

پر اُسکی چونچ اور پاؤنکو کر دور
اور اُس کو ڈال کر ہاون مین کر چور

مع آلائش کے ایسا کوٹ ای دوست
کہ ہو اک اُسکی ہڈی گوشت اور پوست

مہیلا بھی ملا پھر اُس مین دو سیر
شراب اک سیر ڈال اس مین بکر دیر

اور اُس مین کالی مرچین آدھ پاؤ ڈال
بتاؤن اب کھلانیکا تجھے حال

کھلا سب شام کو ای یار ہمدم
یونہین چالیس دن تک کر تو پیہم

ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی
کہ ہی اُسکی اسی مین زندگانی

پر ایسی جا پر اُسکو باندھ ای یار
کہ جس جا پر ہوا پہونچے نہ زنہار

سوا اس کے گلہری اور گیدڑ
دیا کرتے ہیں یونہیں لوگ اکثر

کروں میں اس مرض سے تجھکو آگاہ
شک اسمیں کچھ نہیں واللہ باللہ

نہیں اس مرض کی کچھ اور پہچان
بتایا میں نے تجھکو آگے تو جان

سمجھ مت اس مرے نسخے کو ردی
منگا لے حیض کی دس بیس گدی

اسی کہنے کے موجب اے دل افروز
کیا کر پانچ دن تک اسکو ہر روز

ولیکن رکھو دانے پانی کی قید
کہ تا کچھ اسکے بچنے کی ہو اُمید

ولے جو بند ہو جاتا ہے محکم
تو پھر ہوتا ہے اچھا وہ بہت کم

بڑھا کر اُسکی پیشانی پر رکھ ہاتھ
ہٹا اک ذرہ اُسکو روز کے ساتھ

تو جان اُسکا نہیں ہے کچھ یہ سینہ
وہ سینہ ہے زمرد کا نگینہ

ارنڈ کی کونپلیں اور نون کھاری
مساوی لا نہ کر کچھ آہ و زاری

یونہیں دیتے ہیں دن اور خوب کر غور
نہ ہو گر فائدہ تو فکر کر اور

جو سمجھے گرم گرمی کی ہوا تو
تو پانی شیر گرم اُسکو پلا تو

پر اُس پانی میں سے اے مرد ہوش
تو اجواین ذرا کر لیجیو جوش

دیا اک کام کر اور اے مرے دوست
لگا کر آگ کی جڑ کا منگا پوست

برابر اُسکے منگوائے تو گوگل
کچل کر پاؤ بھر گڑ میں انہیں مل

دیا سات اونٹ کی مینگنی منگانا
ولے اُسکو بتانا ہو جو دانا

یونہیں کر سات دن تک اے رحیم
کہ تا کھل جاوے باندھا تیرا ہمدم

ملا افیون کے پانی میں آٹا
اس آٹے کا بنا اک گول باٹا

وہ بچی اور ہلدی پیس باریک
غرض دونو کو جب تو کر چکے ٹھیک

رکھ اُن تینوں کو اُس آٹے کے اندر
رکھ اُس گولے کو بھوبھل میں دبا کر

پھر اُس کی گولیاں اک چھ بنانا
سحر اور شام تو اک اک کھلانا

لہو چڑھکر تو اُسکا ایسا بینا
کہ آجاوے اُسے بیحد پسینا

پھر ابھر ہاتھ پر اُسکے یہاں تک
پسینا سوکھ جاوے وہ جہاں تک

بہت سا اُنسے بھی ہوتا ہے آرام
ولے بے کھٹکے ہو جاتا نہیں کام

ٹہوکا اُسکے دے ماتھے پہ جو ہیں
پلٹ جاتی ہیں آنکھیں اُسکی وہیں

خدا نا کردہ گر ہو جائے منہ بند
تو پھر تو یاد کر رکھ یہ مری پند

انہیں دس سیر پانی میں چڑھا دے
رہے آدھا تو نتھنوں سے پلا دے

یقین ہے اس سے بھی ہو جاوے چنگا
وہیں گویا نہا لیوے تو گنگا

جو چھاتی بند ہو جاتا ہے تھوڑا
تو ہو جاتا ہے جلد اچھا وہ گھوڑا

کروں پہچاننے کو اُسکے مرقوم
بتاؤں سہل تا ہو تجھکو معلوم

اگر پیچھے کو ہٹ ایسا وہ جاوے
کہ تیرا ہاتھ مطلق دکھ نہ پاوے

وگر ہٹنے میں وہ گھوڑا کرے دیر
تو کر اسکی دوا اکی تو یہ تدبیر

پرانے دونوں کو تو اک پاؤ بھر لے
کچل کر اُسکو جلدی سے کھلاوے

نہ دے پر دانہ پانی اُسکو تب تک
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جبتک

ولیکن تا بمقدور اُسکو کم تو
زیادہ اس سے مت دے ایکدم تو

یہ سن رکھ ہووے پانی گر دھری چار
تو اک پیسہ بھر اجواین ہو اے یار

اُسے تو آگ میں سب مت جلانا
ولے بھوبھل میں اندک بھون کھلانا

کھلا دے ایک بار ہی اُسکو بالکل
خدا چاہے تو وہ جاوے دن میں کھل

ذرا سے موٹھ کے دانے میں ملکر
کھلا دے شام کو پانی میں جلکر

دیا اک پیسہ بھر افیون لے تول
اُسے پانی میں اپنے ہاتھ سے گھول

اور اک دو پیسہ بھر لے آنبہ ہلدی
منگا کچی بھی تو اتنی ہی جلدی

منگا پھر بھینسیا اُتنا ہی گوگل
برابر تینوں چیزیں کر کے اٹکل

غرض وہ خوب جلکر جبکہ ہو ٹھیک
تب اُس گولے کے ٹکڑوا خوب باریک

جو کوئی ترت کا ہو بند گھوڑا
تو لازم ہے کرے تو اُسکو کوڑا

ادھر کو اور اُدھر کو پھر نہ کچھ جھانک
اُتر کر خوب کپڑوں سے اُسے ڈھانک

دیا باندھ ایسی جا پر اُسکا آگا
گذر جس جا نہ ہو ہرگز ہوا کا

لہ مرض سینہ بند ۱۲

بہت سے کل اسپر اسطرح ڈال
کہ پھر آوے نہ اُسکا اک نظر بال

اگر ہو فائدہ اور تو کرے غور
تو اتنی ہی پلا لا کر اُسے اور

دیا پانی میں تیرا اُس کو جا کر
کہ ہو جاتا ہے خوب اس سے بھی اکثر

دیا اک ڈھائی تپی آگ کی لے
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے

منگایا آدھ پاؤ اک نے تو اسپند
اور اُتنا ہی منگا ناگوری اسگند

منگا پھر بھینسیا اُتنا ہی گوگل
مساوی ہوں یہ پانچوں کر کے اٹکل

منگانا پھر چھٹانک اک پھٹکری بھی
سہاگہ اُتنا ہی اور لوٹ سجی

سہاگہ پھٹکری پھر بھون دینا
اور ان سب چیزوں کو تو کوٹ لینا

بنا کر گولیاں سولہ یہ کر کام
کھلا اک صبح کو اور ایک دے شام

اگر منظور ہو پانی پلانا
تو اُس پانی کو لوہے سے بجھانا

جواہر یا منگا اک سیر بھر تو
بہت باریک کر ہاون میں اُسکو

پھر اُسکو گوندھ کر سرکہ میں اے یار
کر اُسکی گولیاں چالیس تیار

سفر میں اپنے گھوڑے کے تو اے یار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار

خبر اسطرح جس گھوڑے کی لیگا
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دے گا

اگر گھوڑا ترا گرمی کو مانے
تو بیکر روز گر خوب اُسکو جانے

اگرچہ وہ پسینے میں بھی ہو غرق
تو نہلانے میں اُسکے تو نہ کر فرق

بھلا یاد آیا سن لے یار جانی
چھڑکنا منہ پہ بھی کچھ اُسکے پانی

سفر میں گرمیوں کے ہے جو دانا
وہی دیتا ہے کم گھوڑے کو دانا

چہارم تو مقرر کیجیو بس کم
کہ تا دم پر رہے وہ تیرا ہمدم

جو دن سردی کے ہوں تو دے یہ چیزیں
کسی بازار میں لے لے یہ چیزیں

وہیں اک پاؤ بھر گڑ میں ملا سب
اُسے گلیا کے ہاتھوں سے کھلا سب

جو ہے پتلا تو گرمی سے ہے وہ ہان
جو گاڑھا ہو تو بادی ہے وہ پہچان

ولیکن پانچ دن کے بعد اے یار
نہ ہو غافل دوا سے اُسکی زنہار

پلا اُسکو شراب اک سیر لا کر
کہ آجاوے پسینا تھر تھرا کر

یقین ہے یہ کئی دن میں کہ بالکل
اُسی ترکیب سے وہ جائیگا کھل

نہیں کرتا ہے کچھ مطلق خلل یہ
ولایت کے ہے لوگوں کا عمل یہ

ولیکن کام اتنا کیجیو یار
کہ منہ میں اُسکے گھی مل لیجیو یار

لے اجوائن خراسانی ہی جلدی
منگا لے اُتنی ہی پھر آنبہ ہلدی

منگا کر بال کنگنی پاؤ بھر ایک
پھر اُتنا ہی منگا لہسن بھی اے نیک

یہ تینوں چیزیں بھی ہوں سب برابر
کہ وزن اُسکا یونہیں ہے بس مقرر

منگا کر سیر بھر گڑ پرانا
وہ ساری چیزیں پھر گڑ میں ملانا

ولے رکھ دانے اور پانی کی تو قید
یقین ہے خوب ہووے ہے یہ اُمید

یہ نسخہ آزمایا ہے کئی بار
اسی خاطر لکھا ہے میں نے اے یار

پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کسی پتھر پہ اُسکو خوب پسوا

کھلا شام و سحر ایک ایک اے دلفروز
کہ اچھا ہو وہ بالکل اے دل افروز

جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا

کبھی نکلے جو گرمی میں سفر کو
تو پھر پانی پلا پاوے جہاں تو

بہت سا پانی پاوے تو جہاں یار
اُسے پھر شوق سے نہلا وہاں یار

اگر پانی ملا تھوڑا ہی تجھ کو
تو اُسکی آنکھوں اور نتھنوں کو دھو تو

کھلانا روز منزل پہ پہونچکر
مساوی نون آٹا دو ٹکے بھر

نہ کیجیو دانہ کم کرنے میں تاخیر
کر اس موسم میں کم دینا ہے اکسیر

جو دُبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
پھر اُسکے بدلے جاڑوں میں کھلانا

ٹکے بھر پھٹکری اور اتنی ہلدی
نہ کر کچھ دیر ہرگز کوٹ جلدی

لہو موتے اگر گھوڑا تو ہو شاد
دوا کچھ مت دے کہ ہوں تجھے یاد

سمجھ جی میں بلا اُسکی ہوئی رد
لہو کا موتنا ہرگز نہیں بد

منگا دو پیسے بھر تو کھانڈ بورا
دو چند ان اس سے لے میدہ تو پورا

لہ علاج تازہ بندش آب

عہ در بیان سفر گرمی عہ سفر گرما عہ سفر سرما عہ پیشاب خون

پلایا کرے پانی میں تب تک
لہو ہو موتنا موقوف جب تک

اگر تیلا ہے وہ تو وہ دوا کر
وگرنہ دے اُسے یہ ای برادر

پھر اُسمیں تھوڑا آٹا تو ملا دے
کھلا کر پہلے پھر پانی پلا دے

دیا کر روز ہے یہ بات معروف
دے تب تک کہ جبتک ہے وہ موقوف

چبا کر نون اور تو باسی پانی
کئی دن پھونک آنکھ اُسکی میں جانی

نلی سے پھونک آنکھ اُسکی میں سیندور
کہ ہو جاوے کئی دن میں خلل دور

دیا پھر ایک ریٹھے کو تو گھس کر
لگا کر پھر تو پر سے اُسکے اوپر

بدستور اُسکو بھی پر سے ہی لگوائے
کہ جلدی سے اُسے آرام آجاے

ہم پسوا کے دونوں کو ملاوے
نلی سے پھونک کر اسمیں لگاوے

اگر حد سے پرے آوے پسینا
تو پھر مشکل ہے بھائی اُسکا جینا

جہانتک ہو سکے تو راکھ منگوا
اُسے اُسکے بدن پر خوب ملوا

جو سوکھے تو تو بچ جاوے وہ حیوان
نہ ہو گر خشک تو اُسکو موا جان

اور انگل دے تو دم کی نوک میں یار
تو ممکن ہے کہ اچھا ہو وہ بیمار

پر اک چالیس دن ای مرد دانا
نہ چھوٹے مطلق اُس گھوڑے کو دانا

جو گھوڑے کا کوئی پٹھا اکھڑ جاے
خلل یا کوئی ایسا اور ہی آئے

ملا پھر بھیڑ کی تو اس میں پشکل
مسادی پر ہر اک کو کر کے اکل

جتا دین اب پکانیکی طرح ہم
تو باندھ اک چیتھڑا لکڑی میں محکم

یونہیں دو تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اپنی لیا کر

بقدر احتیاج اُن کو بھی لیجو
ولیکن خوب سا پھر سینک دیجو

کئی دن باسی پانی سے جو دھووے
تو البتہ کہ فرصت اُسکو ہووے

دیا لیکر دہی کو خوب لت کر
پھر اُسمیں ڈالدے بلروٹ لپھر

ملے گر تیل بھی سرسون کا اُسکو
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو

منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن
نمک نصف اُسمیں دے ای مرد فن

وے دھیان اُسپہ رکھیو حد سے افزون
کہ تیلا ہے دیا گاڑھا ہے وہ خون

منگا اک پانچ تولے مرچ کالی
ملا نصف اُس سے مصری اُسمیں جالی

مگر تجھ سے میں پھر کہتا ہوں گن کر
بدستور اُسکو بھی اُتنے ہی دن کر

لگے گر آنکھ میں گھوڑے کی کچھ چوٹ
تو پھلی کا نہ ہو جاوے کہیں گوٹ

اگر پھلی پڑی ہے تو نہ کر دیر
تو کر اُس کی دوا کی بس تدبیر

دیا اتنی ہی چینی پیس باریک
بدستور اُسمیں ڈالا کر ہو ٹھیک

دیا ہو شیر خوارہ کوئی بچا
تو چرکین وہ ہیں لیکر اُسکا کچا

دیا بازار سے لے گیرو اچھا
سہ چند اُس سے لے قلمی تو شورا

دیا ایک اینٹ پسوا تو پرانی
بدستور آنکھ میں ڈال اُسکی جانی

اُسے ہے تو غمے نے آکے مارا
نہیں اس کے سوا کچھ اور چارا

وہ راکھ اُسکے بدن پر ملیو تب تک
عرق وہ خشک ہو جاوے نہ جبتک

اگر دو گل تو دیدے اسکے سر پر
برابر سونٹھ کے کانون کے اندر

دوا اور اُسکی بے اسکے نہیں کچھ
وہ نادر ہے جو ہاتھ آوے کہیں کچھ

کہ پھر جبتک جیے وہ تیرا گھوڑا
کرے پھر تو غمہ اُس کو نہ کوڑا

تو پھر تو دیکھ مت ہو یار بیتاب
ملا پانی کی مٹی میں تو پیشاب

پکا خوب آنچ پر اُن سبکو تیلا
پکانے کی تو دی ترکیب بتلا

اُسے پھر بھر کے اُسمیں شیشہ کر چوب
کھڑا کر دھوپ میں کر بیشتر دھوپ

دیا تیل اور افیون اور گیرو
ملا کر وان خلل پاوے جہان تو

اگرچہ ہو کسی گھوڑے کو خارشت
تو غافل مت ہو بیماری ہے یہ زشت

یہی رکھتا ہے حکم ای یار جانی
کئی دن کا سڑا حقے کا پانی

لگا کر دھوپ میں باندھ اسکو محکم
یقین ہے تین دن میں دیوے وہ کم

دیا پانی کھٹیلون کا سڑا لے
بدن پر اُسکو دن دو تین مل دے

کچلکر باندھ اک کپڑے میں اُسکو
رگڑ مل کر اُسکو باسی پانی میں دھو

کئی دن میں یقین ہے مجھکو بالکل
نہیں رہنے کی اُسکے جسم میں چل

دیا پیپل منگا کر پیس باریک
ملا تو تیل کچے میں کہ ہو ٹھیک

بقدر حاجت ان دونون کو لینا
لگا مٹی کو دھو پانی سے دینا

پکا تو نیم کی پتی میں چانول
دہی میں کر کے ٹھنڈا ہاتھ سے مل

اگر پوچھے تو مجھ سے اسکی میعاد
تو ہے چالیس دن تک اُسکی تعداد

اگر چالیس دن دے تو بدستور
تو برساتی کا بھی ہو پھر خلل دور

نہ بڑھتے ہون کسی گھوڑے کے گر بال
تو میں تجھسے کہوں بھی اُسکا احوال

وگر چاول کا دھو دن بھی ملے تو
تو اس سے بھی نہایت فائدہ ہو

نہایت ہی بُرا ہے یار یہ روگ
کہا کرتے ہیں کھنگیر اُسے لوگ

مسادی پیس چونا اور ہرتال
چھڑک کر ٹاٹ سے باندھ اُسکو فی الحال

کسی گھوڑے کے پڑ جاوے اگر بھر
تو پھر جو میں بتاؤں وہ دوا کر

نمک ڈال اسمیں کھاری آدھ پاؤ تو
تلے کر آنچ اور اُس کو پکا تو

انھیں پھر باندھکر کپڑے میں تو پان
لپیٹ اُن سب کے اوپر مونج کا بان

یونہیں دو تین دن تک کر تو پیہم
کہ تا اچھا ہو وہ اور دور ہو غم

تلے پر ہاتھ کے پٹھا جو اک ہے
سو اہل ہند کہتے ہیں اُسے پے

مبصر لب جو اپنے کھولتے ہیں
تو رگ آئی اسے وہ بولتے ہیں

کسی گھوڑے کے گر آوے اُتر رس
تو رہنے دے اُسے دن بیس دن بس

پھر اسکو تو اگر چاہے کہ ہو بند
تو یہ اُسکی دوا ہے ای خردمند

بس اک دو تین دن کا ہے بکھیڑا
خدا چاہے تو وہ ہو جائے اچھا

اگر تیر اکتارہ جاے گھوڑا
پرانا ٹاٹ تو لے کر کے تھوڑا

جلا کر ناک میں دے اُسکی دھونی
کہ تا جاتی رہے وہ سب زبونی

دیا تو کاہل کو بیس ای یار
نلے میں پھونکدے تو اُسکے دن چار

پکا یا دودھ میں چیپا بھر اُنتیس
اُٹھا کر دودھ میں پھر اُسکو دے پیس

نسخہ خواجہ احمد کا ہے ارشاد
سمجھ کر مت اسے کرنا تو برباد

ملا کر اُسکو اُسپر دھوپ میں دو روز
کہ جلد اچھا ہو تا وہ لبی دل افروز

نکالے گر کوئی گھوڑا اگن باد
تو اُسکا بھی بتاؤں تجھکو لک آد

وہ لے ہر چیز آدھی سیر ہو بس
کھلانے میں نہ کچھ تا دیر ہو بس

پھر اُسکا وقت بھی پہچان لینا
کہ جب دینا اُسے پانی نہ دینا

گن باد اُسکو سب کہتے ہیں ای دوست
اُدھڑ جاتے ہیں جسکے بال اور پوست

ملے جاوین اگر بیچ اُسمیں جھنکے
تو ہوں بال اُسکے لمبے اور گھنکے

بھرے گر گوشت تیلی میں کسی کے
تو لازم ہے کہ ہوش اُڑ جائیں اُسکے

علاج اُسکا مجرب میں بتاؤں
جو مانے تو مفصل کہہ سناؤں

تلے سے تیلی نکلے اسکے جب تک
یونہیں دو وقت باندھا کر تو تب تک

چڑھا ہانڈی میں اک دو سیر پانی
دس اُسمیں ڈھاک کے پتے ہوں جانی

رہے جب پانی آدھا تب اُتار آنچ
لپیٹ ہر ہاتھ پر پتے وہ تو پانچ

رہا پانی جو ہانڈی میں بھی آدھا
اُسے تو اک پہر تک اُسپہ ٹپکا

تجھے پہچان پڑ کی میں بتاؤں
رکھے جو کان تو سب کہہ سناؤں

اگر حد سے وہ موٹا ہووے زیادہ
تو جان آئی ہے پڑ ای مرد سادہ

خلل آتا ہے پڑ اُس میں جو تھوڑا
تو رہ جاتا ہے چلنے سے وہ گھوڑا

چھڑک اُسپر نمک تھوڑا سا کھاری
کہ تا چھندے رہے وہ خوب جاری

برابر لے تو چونا اور ہلدی
کھرل میں پیس کر پھر اسکو جلدی

یہی ہے جان رکھ اُسکی نشانی
نکلتا ہے سڑا تیلی سے پانی

دیا کاغذ ہو یا کپڑا ہو نیلا
نہ لے اندک اسے کر دے تو گیلا

وہ دھونی جب لگے گی اُسکو جا کر
گھلے گا مغز نیٹ اُسکا نکل کر

کہ تا الائش اُسکی سب نکل آئے
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجاے

پھر اُسمیں نصف لاہوری نمک ہو
اور اُس آدھے کی آدھی زعفران ہو

۲۰۵۴ اردو

بنا کر نہکو رکھ تو چھان کر پاس
دیا تب تجھے اُسے دو سرخ بھر ناس

دیا اک چار تولہ گھی کو پگھلا
ملا اُتنا ہی اُسمین شہد اچھا

پھر اُتنا اور کر جلدی سے تیار
پلا دے دوسرے تھنے سے ای یار

بڑا ہی نسخہ ہے اے یار جانی
کہ نبو خان کی یہ ہیگی نشانی

دیا یار ڈرہ کوئی تیلی تلے آے
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جاے

دھر اُسپر کرکے کپڑون کی کئی تہ
رکھو اُسپر پانون اُسکا بیٹھ مت رہ

یونہین دو تین دن گر ہو بھپارا
تو بیٹھ ہو جاے اچھا وہ بچارا

دیا بھو بھل ہی سم کے نیچے تو ڈال
بہاے تین دن ای مرد خوشحال

جو سوجے پٹھہ گھوڑے کی کہین سے
تو لیکر گھٹنی بھی تو زمین سے

لگانا اسپغول اُسپر دو نہین تو
رہے یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو

دیا کر واچیر دے تیل اسپر
دیا تو ڈال باسی پانی لے کر

ولیکن اس عمل کا ہی یہ دستور
کرے تب جب کرے خوگیر کو دور

رکھو کونڈے مین بھر کر پاس پانی
کہ ہے مشکل بہت یہ بات پانی

تو پھر اکسیر اسکے حق مین جو ہو
وہ شے اسکے لیے مین کہ دون سبکو

پھر اُس مین تیل کڑوا دہ ملا دو
اُسے مل خوب ہاتھون سے اُٹھا لو

پھر اک لکڑی مین باندھو ایک لتا
جہان وہ زخم ہو بہتر کا سا چھتا

نہ اُسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
نہ ہرگز منھ کا ہیگا اُسکو خطرا

جو دھووے زخم کو ای مرد ذیہوش
تو تپتی نیم کی پانی مین کر جوش

کہین میٹھی نہو اُسپر سیاہی
پڑے ہون اُسمین کیڑے کچھ بھائی

ملیم اور خشک تمباکو کو تو چھان
پھر اُسمین شیر تق سے میر کہا مان

اگر ہو زخم پر چمڑا ابھی سخت
تو اُسکو سہل تو مت جان ہے سخت

جب اکھڑے پھٹکری اُسمین لگا خوب
بغیر اسکے نہین کرتی دوا خوک

سکھا کر خوب اُسکو پیس باریک
چھڑک اُسپر کئی دن تا کہ ہو ٹھیک

یونہین گر تم کروگے صبح اور شام
تو آلائش کا رہنے کا نہین نام

پھر اُسمین کا پھل قدرے ملا دے
اُسے تو ایک تھنے سے پلا دے

یونہین دو چار دن تو دے کے کر غور
نہ ہو اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور

لگے گر میخ کھل بندن مین چڑھکر
تپھے یا کھوپرہ تیلی مین بڑھکر

تو بیٹھ تو اُٹھ کسی کی کچھ نہ کر شرم
کر اپنے ہاتھ سے اک اینٹ کو گرم

پھر اُسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
کہ تا گرمی سے گھبرا دے نہ گھوڑا

تجھے ترکیب ہے جو یہ بتائی
مغل کہتے ہین سنگ تاد اُسکو بھائی

کہ تا جاتا رہے وہ لنگ اُسکا
سنور جاوے وہ سارا ڈھنگ اُسکا

اُسے تو گوندھکر اُسپر لگا دے
کہ بس وہ بیٹھ کر اُسکو مٹا دے

دیا صابون لے اور گرم پانی
اسے دھو اُس سے تا ہو جاے فانی

یقین کر رکھ جو اس سے آپ کا ایک
اسے تو جانتے ہین سب بد و نیک

لگے گر پیٹھ گھوڑے کی پڑے چور
سپاہی لوگ کہتے ہین جسے سور

کرو ہرگز نہ یک پل دیر اس مین
ملا دو کوٹ کر چونے کو اُس مین

پرانا آدھ پاؤ اک لے کے چونا
اور اُس سے تیل کڑوا لے کے دونا

اٹھا لو اور وہین دو پھینک پانی
کہ وہ شے ہے نہین کچھ کام آنی

اُسی لتے سے جب دو زخم تم یار
کسی دن دس کسی دن پندرہ بار

پھر آویگا کئی دن مین وہ سارا
ہرا ہوگا نئے سر سے دوبارا

اُسے دھو اُس سے یا کر موت سے پاک
ولیکن غور کرنا تو اسے تاک

اگر اُس زخم مین کیڑے پڑے ہون
تو وہ پھر ہوئین چھوٹے یا بڑے ہون

پر اُس پر لیپنا مٹی پیارے
کہ اسمین گھس کے تو وہ مر جاوین سارے

نمک اور گھی لگا اُسپر کئی دن
مساوی دونون چیزین ہون ولیکن

جو چاہے زخم جلدی خشک ہو جاے
تو لازم ہے گدھے کی لید منگوا لے

دیا جوتے کا چمڑا لے پرانا
کہ ہو ہرگز نہ اُسمین کچھ تپانا

۴

اُسے بھی پیسکر چھڑکے اسی طور
یقین ہے خشک ہو جاے وہ فی الفور

چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلاکر
کہ تا اچھا کرے اُسکو سکھا کر

لگا تیل اُسپہ تو دن پانچ یا سات
ولیکن تنگ ہی مین گھسکے نہ رات

سمجھ مت اس مرے نسخے کو تو کھیل
منگا اک چار پیسے بھر امر بیل

کئی دن گر کرے اسکو یونہین یار
تو ٹھہرین مت ٹرین اُسکو نہ زنہار

پلانا ساتھ پانی کے ہے بہتر
کہ کرتا ہے فوائد یہ بھی اکثر

کھڑی جو بیچ مین تھنون کے رگ ہو
اسے تو کاٹ کروان سے الگ ہو

منگا کر پاؤ بھر تیل اُسکو کر گرم
پھلا دین ڈال دے اُسمین نہ کر شرم

جب اُسمین خاک ہو جاوین وہ جلکر
سب اک باسن مین رکھ چھوڑ اُسکو ڈھکر

پھٹکرا جو تولہ ہووے ای یار
اُسے گر نے زمین پر دے نہ زنہار

یقین ہے جب ٹکا ہو تب جلا لاک
فلک تک ہے پہنچے اُسکے نعل کی خاک

تو پھر جب ہو برا تب یہ یقین جان
ہلا دے وہ یہ گھوڑی کی طرف کان

بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار
وہ پاے جاتے ہین اُسمین نہ زنہار

علاج اسکا ہے خوب آیا تجھے یاد
جو نصف ہو تو سنکر اُسکی فریاد

لگن مین بھر کے رکھ لے ہاتھ پر تو
الٹ بال اُسکی دم کے سر بسر تو

نہ ہونے پاوے لیکن بیچ ٹھنڈی
ہے اک لحظہ اُسمین وہی ڈنڈی

سبھی ہو جائیگا اُسکا خلل دور
اُسے تو آزما کر ہووے منظور

اگر گھوڑے کی ابھرے پیل ہڈی
تو پہلے کر دوا مت ہو پھسڈی

لگا دے اُسکو پھر اک ٹھیکری پر
وہین پھر ٹھیکری کو آگ پر دھر

فقط مصری بھی باندھے تو ٹکر یار
تو ٹھہرے بیل ہی پھر نہ زنہار

چھڑکنا پر نمک اُسپر تو ای یار
کہ ہین اُسکے نہ بیٹھے گی وہ زنہار

اُسے اک دس پہر باندھو اُسپہ گن کر
تو اتر یونہین اُسکو تین دن کر

دیا اک اونٹ کی پسلی لو کر گرم
اُسے سینک اُس سے اور ہرگز نہ کر شرم

دیا سبزی منگا کر خشک پسوا دے
وہ چھڑکے خشک تا وہ زخم ہو جاے

اگر چاہے کہ نکلین زخم پر بال
تو سن رکھ یار ہے کالک جھبے احوال

بچھیڑے کو جو جانے موتڑا ہی
تو سن مجھسے یہی اسکی دوا ہی

کچل کر اُسمین گڑ تھوڑا ملا دے
پھر اُسکو بعد دانے کے کھلا دے

سہاگہ بھون کر پاوے اُسی روز
دلے چھ ماشہ ہو وہ ای دل افروز

لب بالا کو یا اُسکے پکڑ کر
اگاڑی کی طرف کھینچ ای ہنرور

نمک ہلدی اُسے دیتے ہین دن رونز
پھر آکر بیٹھ کر ای یار دل سوز

لگا یا کر اُسے اس زخم پر یار
سحر سے شام تک دس پندرہ بار

جب اچھا ہوگا زخم ای نیک فرجام
نہین رہنے کا مطلق اُسکا تب نام

ملا خوب اُسکو اک گل مین لے کر
پھر اسکے بعد تو رکھ دے زمین پر

اُسی ایام مین تو یار [illegible]
ملے گی اُسکے فوطون کی جگہ پر

بہ ظاہر تو نظر آوے وہ اکثر
بہ باطن مین وہ اختہ ہو مقرر

کمر مین آوے جب گھوڑے کے لچکا
تو ہو نیچے ولیکن بس ہالک کے دیکھا

بہت سے چاولون کی گرم لے پیچ
دوا جسکی بتاؤن اُسکے ہے بیچ

ولیکن باندھنا مضبوط اگاڑی
اور اُسکی کھول دینا تو پچھاڑی

ہٹر کی پر تا بدن کو جھر جھرا کے
نکالے سب کمر کے وہ کڑاکے

نکل جاویگا وہ لچکا کمر کا
نہوگا پھر تجھے کچھ غم سفر کا

ملا افیون تباشیر مین چند ان
ہتھیلی مین مل اُسکو ای سخندان

وہ جب ہو گرم تب باندھ اُسپہ اُسکو
نہین سکنے دے جبتک خوب وہ ہو

جو باندھے جھل بھلا بکری کا گردہ
تو ہو جاوے کئی دن مین وہ مردہ

دیا تو دھر کی ٹہنی بھل بھلا تو
اور اُسپر تھوڑا صابن پھیر لگا تو

رہینگے بال تا قائم ہے جب وہ دور
نہین رہنے کا غم تو ہوگا مسرور

کئی دن مین تو ہو جاے گی اچھی
تو خالص تیز ہو جاویگا کچھی

قباحت اسمین ہی لیکن بہر حال / کہ نکلینگے نہ اتنی جا بہ بھر بال
دیا ڈھیلے سے بھی سینکے بدستور / تو پھر ہی یہ یقین ہو جاے وہ دور
اگر ابھری ہو شتنگ یا چکا ول / تو سینک اسکو بھی اس سے خوب ململ
جو چاہے تیر گھوڑا چھوٹے جھولی / تو پسلی پر جو اسکی چاہے پولی
دیا اک پاؤ بھر لے سونٹھ ای جان / ملا نصف اسمین سجی خوب ہی چھان
جلا اپلون مین اسکو خوب تے پیس / بنا کر اسکی ٹریان ایک چالیس
جو گھوڑا دھانستا ہو تیرا اکثر / تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
رکھ اسکو چھید کر ادرک کے اندر / نہ ہو ادرک ٹکے دو بھر سے کمتر
نہ ہو دو تین دن مین فائدہ جو / تو پھر دو چار دن تک دے تو اسکو
دیا اتنی ہی تپی بانس کی لے / پیا بانسے کی تپی یا اسے دے
دیا لے سیر بھر اجوائن ای یار / منگا اور کوٹ کر کر اسکو تیار
ہمیشہ اسمین سے اک دو ٹکے بھر / دیا کر شام کو دانے کے اوپر
دیا پانی پہ دے اتنی ملائی / ہمیشہ پاؤ بھر ای میرے بھائی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہی / اسے کہتے ہین سچ سب ہانستا ہی
مساوی بنگ لے ای اور نمک ہی / یہی بہتر ہی اسمین کس کو شک ہی
کھلانا چار پیسے بھر ہی بہتر / رہے پھر فائدہ دائم بہر بھر
یقین ہی اتنا وہ کھانے لگے لگا / کہ تو دیکھے اسکو گھبرانے لگے لگا
جو چاہے آنو مٹی نکلے ساری / تو کر ساڑھی ہی کے نسخہ کو جاری
نمک مین آنولا اور بہیڑا / منگا بازار سے یہ سب بکھیڑا
مقرر کچھ سمجھنے کی بھی ہو چھال / سبھوں کو لیکے تو جو کوب کر ڈال
بہت سالے وہی اور تھوڑا پانی / پر اسمین لے کے جسمین جاہے چھانی
پھر اسکو لید مین گھوڑے کی تو گاڑ / پر اسمین ڈھب سے کہ ہو اس جا یہ کچھ آڑ
بقدر ایک پاؤ بھر کے بیس دن روز / کھلانا بعد دانہ ای دل افروز

جو سینکے شیر گرم اس کو تو دائم / تو البتہ رہین بال اسکے قائم
وے لے کرنا عمل یہ ابتدا مین / نہو گا نفع مطلق انتہا مین
اگر بالکل نہ ہو جاویگی بہتر / زیادہ تو نہ ہو ویگی مقرر
دیا کر چار بارہ داغ فی الفور / نہ کر اسکے سوا اس کی دوا اور
پھر آٹا پاؤ بھر تو جا کے لے لے / پکا تینون کی روٹی تو ملا کے
دیا کر روز اک پانی کے ہمراہ / کہ تا چھوٹے وہ جھولی تیرے دلخواہ
مجرب ہی نہین مین ہانکتا ڈینگ / تو خالص ایک چھ ماشہ منگا ہینگ
اسے بھو بھل مین رکھکر بھل بھلا کے / کچل کر بعد دانہ کے کھلاوے
بقدر اک پانچ پیسے بھر کے لے کر / دیا کر پیاز اسے پانی کے اوپر
دیا پھر آدھ پا لیکر کٹا لی / کھلاوے بھل بھلا کر اسکو خالی
اسے پیشاب مین اپنے ڈبو کر / غرض اک تین دن یونہین تو رکھ کر
یقین ہی یہ ہے اسکو نہ ہو دھانس / نکلجاوے کلیجے کی ترے پھانس
نہ ہو وہ دھانس اسکی جب تلک دور / پلٹتا رہ یہی چیزین بدستور
اگر گھوڑے کی ہی کچھ جو کی تدبیر / تو مین رکھ مین بتاؤن تجھ کو اکسیر
اگر کچھڑی بھی اتنی ہو تو ہی خوب / ملا آٹے مین دینا کر کے جو کوب
وے دانے کے اوپر سے کھلانا / ہمیشہ لیک نہین مت بھول جانا
قراقر پیٹ مین گھوڑے کے گر ہی / تو پھر بس آنو کا البتہ ڈر ہی
بنالے اب کہو مین جس طرح سے / مجھے معلوم ہی وہ اسطرح سے
غرض رائی بھی ہو کچھڑی ذرا ہو / پر اجوائن بھی ہو اور سونٹھ بھی ہو
روایت اسکی یون کرتا ہی آدمی / کہ سب چیزونکو لینا تو مساوی
اسے پھر اک بڑی مٹکی مین تو بھر / دوا مین ڈال دہ اسمین ملا کر
جب اسپر گذرین دن بھی پانچ یا سات / تب اسکو یون کھلادے سن مری بات
اگر اس سے زیادہ کچھ کھلاوے / تو ساڑھی کی تو کنیت اٹھاوے

سلہ ترکیب برآوردن جھولا سلہ علاج دہانس سلہ قناق

بہ شدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا / ہمیشہ فائدہ کرتا ہے ساڑا
میلا ہضم گر چاہے اگر ہو / بتا دون اسکی بھی ترکیب تجھ کو
اگر پاتا ہو گھوڑا کچا دانا / تو کر تر ساتھ دانے کے کھلانا
رکھا ان دونون کو تو پھر کوٹ کر خوب / سن اب مجھسے کھلانیکا بھی اسلوب
مرے اک دوست کا ایجاد ہی یہ / بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ
جو موتے دمبدم گھوڑا مرے جان / تو ہی تری سے یا بادی سے پہچان
نہو پر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم / یونہین دو چار دن تک کر تو پیہم
بنا کاغذ کی پھر تو ایک نی / جلا کر اسکی دے اسکو تو دھونی
یہ سن رکھ تنگ گھوڑے کا لگے گر / تو غم کی جا نہین کچھ سوچ مت کر
بتاؤن اب کہ اسکا کب تلک کر / وہ ہو جبتک کہ اچھا تب تلک کر
کہا تو مان لے میرا نہ کر دیر / منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
پہر بھر بعد جو پانی پلادے / تو لازم ہی اسے اوپر کھلاوے
کہ گر ہی فائدہ تو اور بھی دے / دگر نام اسکا منہ سے بھی تو مت لے
نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار / مکرر آزمایا ہے بہ تکرار
نکال اسمین سے تو پھر چار تولے / گجر دم بول مین اپنے بھگو دے
اسے مین نے بہت ہی آزمایا / میان باقی نے تھا مجھ کو بتایا
ڈٹینا شیر دم کے حق مین سم ہی / کرے جو دم بہت وہ شیر دم ہی
متالی ہین تو اک مادی کے پھر ہاتھ / لگا تھنون سے نیچے زور کے ساتھ
اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا / تو باسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
بہت چھٹی ہو جس گھوڑے کی آلت / یہ بیشک ہی نجابت کی علامت
طرف سے اسکے منہ مت موڑ لیو تو / اسی کو گھوڑیون پر چھوڑ لیو تو
اسی کی وہ حالت کا ہو قابل / کہ جسکی فرج دیکھے چھوٹی عاقل
مسور اور بینگن اسکو دے پکا کر / تجھے ناخوش کرے آلنگ لا کر

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو / دہی کے بدلے سرکہ ڈال دیجو
ملا یا کر تو میتھی موٹھ مین یار / کبھی پھر ہی مصالح بھی نہ درکار
دیا منگوائے سونف اک سیر دو سیر / شتاب اسمین سے بھون آدھی کر دیر
بقدر دو چھٹانک اسمین سے ہر روز / دیا کر بعد دانے کے دل افروز
بہر بھر فائدہ دائم سے ہے لیک / کہ ہی گھوڑے کے حق مین بہت نیک
منگا کر میتھی یا سویا برابر / کھلادے سب کو دانے مین ملا کر
جو ہوتے ہے کسی گھوڑے کے مسا / علاج اسکا مجرب ہی یہ پڑھ جا
گھڑی چار اک تلک گھٹر یوں لگین کر / پیا ہو اس عمل کو تین دن کر
بھگو پانی مین کاغذ کو تہو تنگ / رکھ اسپر اسکو اسپر کھینچ پھر تنگ
کوئی گر شیر دم گھوڑا ترا ہے / تو پھر کر یہ مجرب تو دوا ہے
کتر اک پاؤ بھر اسمین سے بالکل / چھڑک نون اسپہ دو تو لے کہ ہو ٹھیک
یونہین گر آٹھ دن اسکو کرے تو / تو لازم ہی کہ دھیان اسپر دھرے تو
وے لے گرمی کا تو مت خوف کیجو / کرے گر فائدہ تو اور دیجو
دیا یہ دوسرا نسخہ کرای جان / منگا بازار سے سوکھے ہوے پان
کھلا وہ بعد دانے کے کئی روز / کہ تا اچھا ہو جلدی ہی دل افروز
جو پوچھے شیر دم کا مجھسے احوال / تو پہچان اسکی کہتا ہون تجھسے فی الحال
نہ چھوٹے گر کسی گھوڑی پہ گھوڑا / تو کر یہ ڈولچ لگ جائے جوڑا
یقین ہی یون کئی دن جو کریگا / تو وہ گھوڑا ترا اپھنا رہے گا
تھڑک دو طون آئے اسکے دن مین بار / کہ تا شہوت تو اسکی کم ہو ای یار
یقین ہی اسکے بچے خوب ہونگے / ہر اک دل کو وہی مرغوب ہونگے
پر اس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑ یو مت / کہ جس کی فرج لمبی ہو نہایت
اگر چاہے کہ گھوڑی لاے آلنگ / تو اسکا بھی بتاؤن مین تجھے ڈھنگ
برابر دونون چیزین سیر بھر روز / کھلانا تین دن تک ای دل افروز

سلہ درہضم میلا سلہ علاج سلس البول سلہ علاج مسا سلہ علاج شیر دم سلہ تدبیر مستی نر سلہ تدبیر مستی مادیان

دیا باسی اُسے روٹی کھلانا
وگر نہ ابتدا مین ای سخنور
وہ لے پیٹ اُسکا جون جون رہتا جائے
اگر گھوڑی تری بچہ سے آج
چھڑا دے اُسپہ گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لینا یہ گتّی دینے لگے جو
کہ جننا اُسکا ہووے سخت بھائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اُسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو پیس جانی
رگڑ کر اس مینگن اور پانی کو ہر روز
اُسے اکثر ہمین نے آزمایا
ملا دے تھوڑی سجی اور چونا
اگرچہ تجھکو ہو یہ بات منظور
لگانا تیل اور سیندور اُسپر
تو پھر سیدھے نکل آوین یہان بال
تو گھسکر بال وانکے پھینک دیجو
یقین ہے وان کے نکلین بال ہم رنگ
پھر اُسکے بعد دے چھینٹے یہ گھر سے
اُسے تو ڈال رکھ پانی کے اندر
ملا پھر بول مین انسان کے اُسکو
جو ہو جے پانون گھوڑے کا نہایت
لگا یا کر اُسے اُس جا پہ ہر روز

کہ ممکن ہے اُسے آلنگ لانا
نہین ہونے کی گابھن وہ مقرر
تو لازم ہے کہ کم دانہ کھلائے
تو پھر آلنگ کی ہے وہ نہ محتاج
نہ رکھ اُسکو زیادہ پیٹ کے دن
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہے
اور اُس بچہ مین قوت ہو سوائی
کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار
تو پس فی الفور اُسے آرام آئے
تو اُسکی سن دوا مجھسے زبانی
تو اُن دونون کے اوپر ای دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اُس مین آیا
ملا پانی بھر ان دونون مین وہ نا
کہ گھوڑے کی گردن بھی تری کو مین ور
نکل آوینگے بال اُس جا برابر
نہین رہنے کا کچھ بھی نیکا جنجال
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہ ہو ہرگز تو اُنکو دیکھ کر تنگ
کہ خوش ایسا ہو بیماری جو نہ ٹھہرے
کہ تا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا چھینٹون کے اوپر پھر اُسے تو
تو کچھ زنہار تو گھبرائیو مت
کہ اچھا تا وہ ہو جلد ای دل افروز

جب آلنگ اُسکی آخر ہونے پر آئے
وگر اُس کا تجھے بچہ ہی لینا
سبب یہ ہے کہ دب جاویگا بچا
چھٹی مین چھوڑ گھوڑا اُسپر ای یار
وہ لے نزدیک جب جننے کے آوے
اور اب تعداد اُسکی سن لے مجھسے
وگر چاہے کہ ہو موقوف آلنگ
کسی کا گر کہین جل جائے گھوڑا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
کہ مینگن کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہے بس دن ہین ای مرے یار
اگر چاہے تھنی کٹ جائے پیارے
کئی دن پڑا رہے اُسپر اُسے دھر
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت ای دوست
کچھ اُس مین رہ رہا وے خلل گر
کبھی جی مین ترے یہ بات گر آئے
لگا یا کیجو اُس پر خشک ہلدی
جو ہو نشتک کسی کے پا چکا دل
بہت سی پھر منگا کر آک کی دوست
بقدر احتیاج اُس مین سے گر ہے
بندھا رکھ اُسپر اُسکو رات دن اور
منگا کر بھنگری اور بکو نکر چھان
دیا سیسے کا اک موٹا کڑا ڈال

تب اُسپر چاہیے گھوڑا تو چھوڑ دے
تو دن دس مین اُسے دانہ نہ دینا
وہ یا گر ہی پڑیگا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہے کہ اُسکو گھی کھلاوے
پیا دی گھی اُسے چالیس دن دے
تو پھر مین جو کہون سن کر نہ ہو تنگ
تو زخم اُسکا بہت ہو یا ہو تھوڑا
مکرر آزمایا ہے یہ سو بار
مل اُسکو ہاتھ سے تو خوب فی الحال
وہ زخم اُسکے نہین رہنے کے زنہار
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر کر دے برابر
وہانکا استرے سے کاٹ لے پوست
تو پھر شہر دوبارہ وہ عمل کر
کہ عقرب اور رسارہ دور ہو جائے
تو پھر نکلین یہان کے بال جلدی
تو موند اُس جا کے بالون کو تو اول
اتار اُس زخم کے اوپر سے تو وہ پوست
اُسے پھر کوٹ کر تیار کر لے
تو نہین گر سات دن تک اور تو غور
ملا سکے مین اُسکو ای مری جان
کہ اُسکے بوجھ سے تا ہو وہ پامال

ـله [illegible] ـله علاج مرض [illegible] ـله علاج برص ـله [illegible] ـله کھونسری ـله عقرب و رسارہ ـله نشتک ـله چکا دل

مکرر ہین یہ نسخے آزمائے
اُسے ملکر وہین گڑ مین کھلاوے
دیا لے گیرو اور لے کالی مرچین
ولیکن دونون چیزین جب یہ دینا
تو رکھ کپڑے کی گدی اُسپہ کر کر
کسی گھوڑے کے گر ہو جائے بدنام
منگا نصف اُسکی مرچین سرخ پنجاہ
کھلا اتنا سحر اور اتنا ہی شام
دیا تیل اور بھلاوان تو اُسے دے
کھلا چالیس دن تک اسقدر روز
اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
یقین ہے اس سے برساتی بھی ہو دور
تو اُسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
دیا منگوا کے کالی زیری ای یار
یہی کہتے ہین جتنے ہین مبصر
مدام ای یار اجوائن منگا کر
جو برساتی کسی گھوڑے کے ہو یار
یقین ہے یہ کئی دن مین کر ای یار
غرض جب چپ ہے برسات بھر مر
منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
بڑھاوے گھی تو اک باسن مین جلدی

اسی خاطر تجھے مین نے سنائے
کہ تا پتی کو وہ بالکل مٹاوے
بہت سا کوٹ تا ہوئے کر چین
تو آدھی یا دان دونون کو لینا
ولیکن خوب اُسے پانی مین تر کر
تو پھر جو مین کہون تو کر وہی کام
انہین بھی کوٹ کر کے کپڑ چھان
وہ لے جبتک کھلا تب تک ہو آرام
مساوی دونون چیزون کو وہ لے دے
ولیکن تل ہین کالے ای دل افروز
دوا دونون مرض کی ہے یہی کر
کھلا دے تو اگر اُس کو بدستور
تو ہو وہ بند گر ہو خون کا نالا
بتایا مین نے آگے تو ہے مختار
کئی اک وزن اُن فوطون کے اوپر
لگا پانی مین پیسوا کر کئی بار
مرض ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر
کھلا وانے کے اوپر دو ٹکے بھر
تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار
وہ برساتی نہین رہنے کی زنہار

اگر اُچھلے کسی گھوڑے کے پتی
نہین وزن اُسکا کچھ سننے مین آیا
کھلا دینا یہ دونون بھی بدستور
کسی گھوڑے کی جا وے پاچہ گر پک
نہ ہو جبتک اچھا تو نہین کرنا
سمجھنے کی تو لے دو پیسہ بھر چھال
ہم ان دونون چیزون کو ملا دے
مجھے اک آشنا نے ہے بتایا
تجھے مین وزن سے کردون خبردار
اچھل کر خوب دونون کو ملانا
جو نر ہے تو وہ ہوتا ہے اکاڑی
نہ ہو گر زخم سے گھوڑے کے خون بند
دیا اُسپر سہاگہ پیس کر ڈال
جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
لیکن ٹھنڈے پانی مین لگانا
وہ لے لیپ اُسکا کرنا گرم کر کر
جو گھوڑا کم کوئی پیتا ہو پانی
یقین ہے کھینچکر پانی وہ پیوے
سنگھاڑا رس مین پھونکے گر کر
رکھے دیسے اگر میری طرف کان

تو پھر جس کبھی مین ہو نہ چیتی
اسی خاطر نہین یان کہ سنایا
کہ ہو جاوے خلل تپ کا سب دور
مبصر سارے کہتے ہین اُسے زک
ہمیشہ گدی اُسپر رہی دھرنا
اُسے بس کوٹکر باریک کر ڈال
ملا کر پھر پہیلے مین کھلا دے
یہ نسخہ ہے اُنھون نے آزمایا
ٹکے دو بھر اک نہین سے ای یار
سحر پیش از نہاری کے کھلانا
جو مادہ ہے تو ہوا اُسکے پچھاڑی
تو پھر میرا کہا مان ای خرد مند
کہ بس ہو وہ لہو بند اُسکا فی الحال
تو سن مجھسے نہ کر کچھ آہ و زاری
مفصل کہ دیا مت بھول جانا
سراسر وزن ان فوطون پہ پھر کر
تو سن ترکیب اُسکی مجھسے جانی
رہے پھر خوب اور خوش وقت جیوے
کئی باری لگا ہر روز اُسپر
تو کہہ دون تجھے برساتی کی پہچان
وہ برساتی ہے تو اُس سے بہت ڈر
کر اتنی ہے تو تجھی پیسکر ٹھیک
وہ لے اُنکو بہت سا کیجیو لال

ترکیب راتب حلوا و کھیر

اور اتنی ہی تو پیسو ہلدی ای یار
بھنے تا خوب دل سب سے ہلدی
پھر اتنی ہی تو ادرک کوٹ باریک
پھر اُسمین تھیلی اور اُدر کو تو ڈال

ـله علاج تپ ـله بادی ـله بیماری بدنام ـله بند کرنا خون ـله علاج فوطہ بھاری ـله علاج آب نخوردن ـله علاج برساتی + ترکیب راتب حلوا و کھیر

ملا پھر پانچ سیر اُسمین مٹھائی
بڑھا تا رفتہ رفتہ سیر بھر تک
جو سارے جاڑے تو یونہین کھلائے

انڈیل اک دو رہو دمین اُسمین بھائی
کہ ہی اکسیر یہ حلوائے اورک
تو گھوڑا تجھکو اک عالم دکھاوے
کبھی تیار جو گھوڑا کیا تھا

اُٹھا رکھو سب یہ حلوا سا بناکر
بنانا یونہین پھر جب ہو چکے یار
قسم ہی کیا عجائب ہی یہ نسخہ
تو مین نے یہ مہینوں تک دیا تھا

دیا کر پاؤ بھر پانی ملاکر
نہین ہی کچھ بتانا تجھکو درکار
بہت نادر غرائب ہی یہ نسخہ

ترکیب دادن کھیر

وگر چاہے کہ تو گھوڑے کو دے کھیر
بہیلا موٹھ کا پکوا مسلوا
پکے جب خوب تب اُسکو جمانا
نہین ہی وزن کی کچھ اُسکے درکار
مجھے کہنی تھی جو جو بات منظور
جو دیکھے غور سے تو ای خردمند
کیا ہی بیان مین کہ کے مرقوم
کچھ اوپر تھا مرا چالیس سے سن

پھر اُسکو دودھ کے اندر تو ملوا
عوض دانے کے اسکو بھی کھلانا

ملا کر اسمین پھر جلدی مٹھائی
جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو

تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر
دو بارا آنچ پر رکھ میرے بھائی
کہ بس اُسکو فقط پانی مین دیکھ
تو جتنا پاوے توقع اتنی دے یار
کہ تا ہو لکھنے پڑھنے مین دقت
سو مین نے تجھکو سب وہ کہہ سنائے
تو کہہ تھے اک ہزار اور دو سو دس
فراست نامۂ رنگین کہا نام

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

کیا اُن سبکو نظم اپنے بقدور
تو دریا کو کیا کوزے مین ہی بند
رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم
کہا تھا مین نے اس نسخے کو جسدن
ہزار اسکے ہین پورے شعر بھائی

کیا پھر مختصر اُس کو بشدت
وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے
اگر پوچھے کوئی ہجری تھے کے برس
فرسنامہ یہ پہونچا جب با تمام
تجھے گنتی بھی مین نے کہہ سنائی

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر خدا کا کہ اِن دنون رسالہ فرسنامۂ رنگین کہ تصنیف شہسوار جولان گاہ کمالات فن و ہنر میان سعادت یار خان رنگین دہلوی کا ہی جو ہر فن کے اُستاد تھے خصوص فن سالوتری مین شہرۂ آفاق تھے اہل فن اُنکے نام سے کان پکڑتے ہین۔ یہ رسالہ کیا ہی دریا کوزہ مین سمایا ہی۔ گھوڑون کے رنگ بو تری یمن اور نحس اور گھوڑون کے کھیت کہ کس کھیت کا گھوڑا اچھا ہوتا ہی اور کس کھیت کا بُرا تمام بیماریون گھوڑون کے نام اور اُن کی شناخت اور اُنکا علاج کس اختصار اور کس لطف سے موزون کیا یہ رسالہ ایسا مقبول ہی کہ بکثرت بارہا چھپا بڑی رغبت و خواہش سے بکا اب چھبیسوین بار چھپنے کی نوبت آئی ہی کہ حسب خواہش خریداران مطبع نامی منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب منشی بشن نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ اگست سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۴ھ حلیہ پوش انطباع ہوا اللہ تعالی المطبوع عالم فرماوے۔۔

نام کتاب	قیمت
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم۔ مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سند یافتہ لوالم فاضل	عہ/ پ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم یکجائی مترجمہ مولوی صاحب موصوف	سے/ پ
ترجمہ طب اکبر۔ از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	ہے/ پ
اکسیر القلوب۔ ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	عہ/ ۱۲ پ
ترجمہ قرابادین شفائی۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی	۸/
قرابادین ذکائی اُردو۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	۸/
قانون عترت۔ علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین۔	۸/
ترجمہ زاد غریب۔ مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان	۸/
مخزن سلیمانی۔ ترجمہ اکسیر عربی از حکیم محمد شمس الدین۔	للعہ/
ترجمہ ہر دو جلد قرابادین کبیر مشہور و معروف مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔ کاغذ سفید	؏ہ
تریاق مسموم۔ علاج زہر مار مع اشکال اقسام سانپون کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔	۳/
ترجمہ قانون شیخ الرئیس حکیم ابو علی سینا عبداللہ بن حسین جسکا ترجمہ اردو سلیس از	

نام کتاب	قیمت
جانب مطبع حکیم غلام حسنین کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدون مین۔	للعہ پ
جلد اول۔ امور کلیہ طب	عا/ پ
جلد دوم ادویہ مفردہ۔	عا/ پ
جلد سوم۔ امراض جزئیہ	ہعہ/
جلد چہارم۔ امراض عامہ۔	ہعہ/ پ
جلد پنجم۔ قرابادین و مرکبات	عہ/ پ
ترجمہ علاج الامراض از علامہ حکیم شریف خان دہلوی مترجمہ حکیم ہادی حسین خان	عا/ پ
مجربات اکبری مترجمہ حکیم واجد علی موہانی	"
دستور النجات عن مصائب الحمیات۔ اقسام تپ مع علاج بقاعدہ یونانی و ڈاکٹری مصنفہ حکیم اصغر حسین۔	۶/
جواہر النفیس فی شرح ارجوزہ شیخ الرئیس عربی با ترجمہ اردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد پٹیالوی کاغذ ولایتی	؏ہ
طب نبوی۔ انتخاب علاج احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین۔	۲/
رموز الحکمت۔ علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مولفہ حکیم رجب علی	۲/
معالجات احسانی دلائل تشخیص مع علاج مولفہ حکیم احسان علی کاغذ حنائی	۵/
مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین کے ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی	۶/
رسالہ قارورہ نہایت عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحیے	۱/

نام کتاب	قیمت
رسالہ معالجۂ تپ ولرزہ از علمدار حسین صاحب	۲؍
کیمیاے عناصری۔ ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم۔	عہ؍
ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب مین اعلےٰ درجہ کی کتاب مشہور عام ہی اس کا ترجمہ اُردو کامل پورے دس حصہ مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان نے بہت سلیس اُردو مین فرمایا	عــہ؍پ
امرت ساگر اُردو مترجمہ پنڈت پیارے لال مرحوم۔	۱؍عہ
مجموعۂ میزان الطب اُردو مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمۂ حکیم صادق علی	۱۰؍
مطلوب الطالبین۔ خطوط استعلاجی۔	۳؍
مجربات بشیر علاج قوت باہ از حکیم بشیر احمد	۲؍
اُردو ترجمۂ دستور العلاج۔ فن طب مین نہایت جامع ونافع کتاب ہے جملہ ابواب طب حفظ صحت و امراض و علاج اس مین مذکور ہین۔	عگ؍۲
اردو ترجمۂ قانونچہ عربی۔ مع رسالہ قبریہ حامل المتن اور فقرہ فقرہ کا علیحدہ ترجمہ گویا عربی قانونچہ پڑھانیوالا اُستاد موجود ہی مترجمۂ حکیم غلام حسنین کنتوری منجانب مطبع اودھ اخبار	۷؍پ
ترجمہ کفایۂ منصوری۔ مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی۔	۶؍عہ
اُردو ترجمہ نفیسی۔ مترجمہ مولوی سید عابد حسین صاحب۔	صہ؍پ
قرابادین احسانی	۶؍
اکسیر الامراض۔ مصنفہ حکیم سید علمدار حسین	۹؍
اکسیر اعظم چار جلد۔ علم طب مین ایسی جامع کتاب دوسری شائع نہین ہوئی۔ ہر مرض کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ پہلی جلد مین سر ناک کان آنکھ حلق وغیرہ کے امراض کے علامات و علاج دوسرے مین لب منہ پھیپھڑا جگر قلب سینہ وغیرہ از تیسری جلد مین کبد طحال وغیرہ وغیرہ امراض کا علاج اور اُن کے زہر کے دفعیہ کی تدابیر مندرج ہین۔ عجب جامع کتاب ہے جس کے دیکھنے کے بعد دوسری کتاب کی ضرورت نہین رہتی کامل چار جلد جدید کاغذ سفید نہایت صحیح و کاغذ خانی۔	عــہ
قرابادین۔ ہر مرض کے لیے مناسب اور مجرب نسخہ جات از حکیم محمد اکبر صاحب ارزانی مصنف تصانیف کثیر۔	۱؍عہ
قرابادین کبیر مصنفۂ حکیم سید محمد حسین خان صاحب مصنف نے نہایت محنت اور جانفشانی سے اسمین تمام قرابادینون کا لُب لباب درج کردیا ہی اسکے علاوہ بہت سے اپنے خاندانی مجربات بھی اسمین داخل کیے ہین کامل دو جلد کاغذ سفید گندہ۔	ععہ؍

۸۹۱
/۴۲۹
۱۷۱
ر
۷۴۶
ن
۱۳۴۴